اسلام کی ترویج واشاعت کیلئے

ویڈیو اور فوٹو کشی کی شرعی حیثیت

مَقَامِعُ الْخَبِیْرِ
عَلٰی اَعْنَاقِ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ حُرْمَتِ التَّصْوِیْرِ

تالیف

شیخ الحدیث والمیراث (المفتی)

غلام محمد بندیالوی شرقپوری

خادم مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ شرقپور شریف روڈ

تائید وتوثیق

زعیم الاعصار طریف الامصار محقق العرب والعجم

بادم سراد یب الاعداد حارس افکار امام احمد رضا تاج الشریعہ بدر الطریقۃ المفتی

محمد اختر رضا خان

الازہری والقادری بریلوی زید مجدہ

نام کتاب: مقامع الخبیر علی اعناق من اعرض عن حرمت التصویر

مؤلف: غلام محمد بندیالوی مدظلہ العالی 0333-4339521

تائید وتوثیق: زعیم الاعصار تحریف الامصار محقق ایوب والعجم سردایب الاعداء حارس

افکار امام احمد رضا مفتی اختر رضا خان مدظلہ العالی

پروف ریڈنگ: مولانا غلام یٰسین قادری رضوی 0321-4170162

ناشر: سرمایہ اہلسنت جناب محمد مظہر اقبال رضوی 0321-4336562

سن اشاعت: 2017

صفحات: 96

فہرست عنوانات

تائید و توثیق

مقدمہ

زعیم الاعصار طریف الامصار محقق العرب والعجم، ھادم سرادیب الاعداء، حارس افکار امام احمد رضا، خانوادۂ رضا کے چشم و چراغ، نائب اعلیٰ حضرت، جانشین حضور مفتی اعظم، قاضی القضاۃ فی الہند، شیخ طریقت، رہبر شریعت، حضور تاج الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی **محمد اختر رضا خان** الازہری قادری بریلوی رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے **ملفوظات**

حوالہ:

یہ تمام بیس سوال و جواب اس ویب سائٹ

www.jamiaturraza.com-An/Q

سے ڈاؤن لوڈ کر کے سن سکتے ہیں۔

سوال و جواب: 10 جنوری 2010 شروع سے

(۱) موضوع اپنی بناوٹی تصویر کا شدید رد (لمحہ فکریہ):

مجھے یہ معلوم ہو کر بہت افسوس ہوا کہ میری تصویر کچھ لوگوں نے میری مرضی کے

بغیر اور مرضی تو اس میں ہو ہی نہیں سکتی۔ میرے انجانے میں کچھ لوگوں نے میری تصویر کھینچ لی ہے اور کچھ لوگ اس کو اپنے پاس رکھے ہوئے ہیں اور اس سے بڑھ کر کے یہ بہت بُری سازش ہے کہ اس کو انٹرنیٹ پر ڈالا ہے اور اب یہ کہا جارہا ہے کہ ''چونکہ ہم نے اُن کی تصویر انٹرنیٹ میں ڈالی ہے اور وہ اس سلسلے میں خاموش ہیں لگتا ہے ان کو اس سلسلے میں تحقیق نہیں ہے'' الحمدللہ میں نے ویڈیو اور ٹی وی کی حرمت پر جو کچھ لکھا پوری تحقیق کے بعد لکھا اور آج تک الحمدللہ وہ امر منقح اور محقق ہے اور یہ کوئی اختلافی مسئلہ نہیں ہے جس میں کسی کے اجتہاد کو یا اختلاف کو گنجائش ہو اور آج کل تو دوراجتہاد کا بھی نہیں ہے۔ ہاں نام کے مفتی اور بہت بڑے بڑے مجتہد دعویدار اب ضرور پیدا ہوگئے ہیں اور وہ شہرت پسندی کے لیے اور جدت پسندی کے طور پر اُن معاملات میں اور اُن مسائل میں جن میں آج تک ماضی قریب کے علماء میں اتفاق اور اجماع واتحاد چلا آیا اُس میں زبردستی مداخلت کرتے ہیں اور اختلاف کا دروازہ کھولتے ہیں ایسے لوگوں کا اختلاف درکونِ اعتناء نہیں ہے اور ہرگز ان کا اختلاف قابلِ اعتبار نہیں ہے میں اُن لوگوں سے جنہوں نے کسی طور پر میری تصویر کھینچی اور اس کی نمائش کرتے ہیں اپنے پاس رکھے ہوئے ہیں۔ میں اُن سے بھی کہتا ہوں اور جن لوگوں نے انٹرنیٹ پر میری تصویر ڈالی ہے میں ان سے بھی اپنی برہمی کا اور ناراضگی کا اظہار کرتا ہوں اور سب سے میرا یہ مطالبہ ہے کہ میری تصویر یک لخت وہ ڈیلیٹ (delete) کریں محو کریں ورنہ مواخذہ اُن کے اوپر ہوگا۔ مجھے جو کچھ کہنا تھا اور جو میری ذمہ داری تھی الحمدللہ وہ میں کہہ چکا اور پوری کر چکا۔

نوٹ: اس سے آج کل کے وہ علماء اور مفتی حضرات جو بغیر ضرورت شرعیہ اور بغیر حاجتِ شدیدہ اپنی تصویروں کی نمائش کراتے نہیں تھکتے۔ سبق حاصل کریں اور فوراً فوراً اس سے توبہ ورجوع کریں اور لوگوں کو گمراہ ہونے سے بچائیں۔ نیز بزرگانِ دین کی تصاویر کی نمائش سے باز آئیں اور ہر ایک اس کا بائیکاٹ کرے تاکہ بزرگوں کی عزت پر حرف نہ آئے۔ (شکریہ)

(۲) ''دینی اجتماعات میں اسکرین لگانے کا حکم''

سوال وجواب: 27 دسمبر 2009ء منٹ ۱۸ پر۔

سوال: بڑے پیمانے پر ہونے والے دینی اجتماعات بڑی اسکرین پر لائیو کوریج دینے کی اجازت ہے جبکہ اس کی ریکارڈنگ بالکل بھی نہ ہورہی ہو۔

جواب: ''ریکارڈنگ نہ ہورہی ہو'' سے کیا مراد ہے اگر یہ مراد ہے کہ لوگوں کی تصویریں ٹی وی پر نہیں دکھائی جائیں گی اور ویڈیو گرافی اور تصویر فوٹو گرافی بالکل نہیں ہوئی صرف آواز کو بلیڈ کاسٹ کیا گیا تو اس میں حرج نہیں ہے اور اگر تصویر لی گئی تو اس صورت میں یہ ناجائز وحرام ہے۔

(۳) ویڈیو۔ سی ڈیز اور مروّجہ ذکر والی نعتوں کی سی ڈیز کی فروخت کا حکم:

سوال وجواب: 29 اگست 2009ء منٹ 9 پر

سوال: میں ویڈیو اور تصویر کو جائز نہیں سمجھتا مگر میری اسلامی کتب اور کیسٹ، سی ڈیز کی دوکان ہے پہلے تو ٹھیک تھا مگر آج کل اگر ذکر والی نعتیں، بیانات اور اجتماعات

کی وی سی ڈی اور ڈی وی ڈی نہ رکھیں تو دوکان نہیں چل سکتی اور یہی ایک روزی کا ذریعہ ہے۔ پھر میں کیا کروں۔

جواب: روزی رساں اللہ تبارک وتعالیٰ ہے اور جائز ذریعے سے روزی تلاش کرنا چاہیے اللہ تبارک وتعالیٰ روزی رساں ہے۔ جس طور پر آدمی جس ذریعے سے روزی تلاش کرے گا اللہ اس کو رزق دے گا اور حلال میں برکت ہے۔

(۴) ویڈیو اور تصویر کشی میں ملوث سنی عالم اور حافظ کے پیچھے نماز کا حکم:

سوال وجواب: 16 ستمبر 2009 منٹ 21 پر

سوال: اگر کوئی سُنی عالم یا حافظ ویڈیو اور تصویر کشی میں ملوث ہو کیا اُسے نماز یا تراویح کے لیے امام بنایا جا سکتا ہے؟

جواب: ان کا وہی حکم ہے جو کسی مرتکبِ کبیرہ کا خلافِ شرع کسی بات کا جو اعلانیہ طور پر مرتکب ہے جو اس کا حکم ہے وہی ان کا حکم ہے ان کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔

(۵) مووی اور تصویر جس طرح بنانا، بنوانا حرام ہے اسی طرح اسے دیکھنا بھی حرام ہے اس کی تفصیل:

سوال وجواب: 29 اگست 2009ء منٹ 4 پر

سوال: مووی اور تصویر بنانا، بنوانا، ناجائز وحرام ہے تو کیا دیکھنا بھی اسی طرح ناجائز وحرام ہے۔

جواب: تصویر بنائی کس لیے جاتی ہے تصویر کی غرض ہی یہی ہے۔ اور ٹیوی

اور ویڈیو پر جو تصویریں اتاری جاتی ہیں۔ ان کی خاص طور سے غرض یہی ہوتی ہے کہ اُن کی نمائش ہوگی اور لوگ اس کو دیکھیں گے لہٰذا یہ اُسی حکم میں ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کے تکیہ لگانے کے لیے دو اونچے اونچے تکیے خریدے اور اُن کو مسند کے طور پر اپنے کمرے میں رکھا۔ حضور ﷺ نے یہ تکیے دیکھے جن کے اندر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ آپ نے حجرہ مبارکہ میں قدم نہیں رکھا باہر تشریف فرما رہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ بخاری شریف میں یہ حدیث ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع لاتی ہوں کہ میرا کیا گناہ ہے میں نے کیا گناہ کیا۔ فرمایا کہ یہ تصویریں جو ہیں یہ کیسی ہیں عرض کیا کہ یہ دو میں نے تکیے خریدے تھے۔ تاکہ آپ ان پر جلوس فرمائیں اور ان پر آپ ٹیک لگائیں فرمایا کہ یہ تصویر بنانے والے قیامت کے دن ان کو عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جو اپنے ہاتھوں سے یہ جو مجسمہ بنایا ہے اس کے اندر روح ڈالو اور زندہ کرو اور وہ نہ کر سکے گا۔۔۔۔ علامہ ابن حجر عسقلانی نے یہ فرمایا کہ یہ وعید جس طرح سے بنانے والوں کے لیے ہے اسی طور پر یہ وعید اُن لوگوں کے لیے بھی ہے جو تصویر کو استعمال کرتے ہیں اور استعمال کی ایک شکل یہ بھی ہے کہ تصویریں جو دکھائی جاتی ہیں اور ان کی نمائش ہوتی ہے اور حضور سرورِ عالم ﷺ کے متعدد افعال سے یہ ثابت ہے کہ حضور ﷺ نے تصویر کو دیکھنا گوارہ نہیں کیا اور جب بھی تصویر کو دیکھا تو اس کو اس کی حالت پر باقی نہیں رکھا اور بسا اوقات کاشانہ ءِ اقدس میں تصویر کی موجودگی میں تشریف نہیں لائے اور داخلِ کعبہ معظّمہ کو بھی آپ نے موقوف رکھا جب تک ساری تصویریں اور جتنے بُت تھے وہ نکال نہ دیئے گئے

اوراس کے بعد جب آپ اندر تشریف لے گئے۔ دیکھا کہ کچھ دھندلے دھندلے نقوش باقی ہیں تو پانی منگوا کر کے ان کو جو ہے صاف کروادیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اُنہوں نے باقی جو تصویریں تھیں ان میں انبیاء کی بھی تصویریں تھیں حضرت مریم کی بھی تصویر تھی اُن ساری تصویروں کو جب ہٹادیا تب آپ کعبہ معظّمہ میں آپ داخل ہوئے تو ان سے پتہ لگتا ہے کہ تصویر کو رغبت سے اور دلچسپی سے دیکھنا بھی ناجائز وحرام ہے اور یہ بھی ایک تماشے کی شکل ہے اور خصوصاً یہ دین کو تماشہ بنانا ہے جو جائز نہیں۔

(۶) فی زمانہ ویڈیو اور ڈیجیٹل تصویر کے جواز کا قول غلط باطل و گمراہانہ ہے جبکہ مطلقاً تصویر جاندار حرام ہے:

سوال وجواب: 2 اگست 2009 منٹ 34 پر

سوال: فی زمانہ کثیر تعداد میں علماء ویڈیو اور ڈیجیٹل تصویر کے جواز کا فتویٰ دیتے ہیں اور اسی طرح مائیک میں نماز کا بھی تو کیا اسے اجماع امت کہا جاسکتا ہے:

جواب: یہ اجماع امت نہیں ہے اور ویڈیو کے بارے میں تو آج کے علماء وہ کون سے علماء ہیں کہ جنہوں نے تصویر کشی، جاندار کی تصویر کشی کے جواز پر اجماع کر لیا اور ایسا اجماع متصور نہیں ہے کہ جو اجماع سابق کو معطل اور لغو اور باطل قرار دے ہم سے پہلے ماضی قریب کے علماء یہ تصریح کر گئے۔ تیرھویں صدی ہجری کے علماء کی سب کتابوں میں یہ بات ملتی ہے۔ امام نووی وغیرہ کے حوالے سے کہ تصویر چھوٹی ہو یا بڑی ہو اور اس کو جائے عظمت میں رکھنے کے لیے بنایا گیا ہو یا پیر کے نیچے فرش پا انداز میں رکھنے کے لیے اس کو بنایا گیا ہو اور چاہے وہ برتن میں ہو اور چاہے وہ فرش میں ہو

اور چاہے وہ کپڑے میں ہو چاہے وہ مجسمے کے طور پر ہو یا کپڑے وغیرہ کاغذ میں پر چھائیں کے طور پر ہو کسی طور پر جاندار کی تصویر بنانا یہ اجماعاً ناجائز وحرام ہے اور سرکار ﷺ نے کسی طریقے کا استثناء نہیں فرمایا کہ اس طور پر تصویر بنے گی تو جائز ہوگی اور اس طور پر بنے گی تو ناجائز ہوگی۔ احادیث اس معاملے میں اجماع کے علاوہ تواترِ معنوی کی حد تک ہے جن کا انکار آدمی کے ایمان کے رخصت ہونے کا سبب ہے۔ کوئی مسلمان ان احادیث کا انکار نہیں کر سکتا اور انہیں احادیث کے پیشِ نظر یہ اجماعِ اُمت چلا آرہا ہے اب اس اجماعِ سابق کو یہ اجماع حادث (بناوٹی) اگر تسلیم کر لیا جائے کہ اجماع ہے تو لغو اور معطل نہیں کر سکتا ہے اور ماضی قریب کے عالم امام اہلسنت مجدّد دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہ نے "العطایا القدیر فی حکم التصویر" میں فوٹو کے عدمِ جواز پر آیات، احادیث اور اجماع اُمت اور فقہا کے وہ دلائل جمع کیے کہ جو نا قابل تردید ہیں اور اسی میں ایک جزئیہ خانیہ سے وہ نقل کیا جو میں کہتا ہوں اس ویڈیو کا اور ٹیلی ویژن کا جزئیہ ہے۔ فرماتے ہیں امام قاضی خان کہ اگر کسی شخص نے تصویر صندوق میں رکھ چھوڑی ہے نکال کر کے اس کو دیکھتا نہیں ہے دیکھنے کی صورتیں ذکر کی اور تصویر جائے نماز میں ہے تو اس کا کیا حکم ہے۔ اس کی تفصیل ذکر کی چھت کے اوپر ہے سر کے اوپر چھت میں ہے یا دائیں ہے یا بائیں ہے یا مصلی کے پیچھے ہے یا اتنی چھوٹی ہے کہ زمین پر رکھنے سے اس کے اعضاء نظر نہیں آتے ان سب کے مختلف احکام ذِکر کرنے کے بعد یہ جزئیہ ذِکر کیا کہ اگر تصویر صندوق میں ہے کہ وہ اس کو دیکھتا نہیں ہے۔ امام قاضی خان

نے فرمایا پھر بھی اس کا رکھنا ناجائز ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ جزئیہ بدرجہ اولیٰ ٹیوی کا اور ویڈیو کا جزئیہ ہے اور اس طور پر جو ہے جیسے وہ صندوق تصویر کا صندوق ہے اسی طور پر جو ہے یہ ٹی وی اس میں پکچر ٹیوب ہوتا ہے اور وہ ویڈیو اس کے اندر پکچر ٹیوب ہوتا ہے یہ تصویر کا صندوق ہے اور وہاں پردہ دیکھتا نہیں ہے فقہاء نے کہا وہ ناجائز ہے اور یہاں تو اسی لیے بنائی جاتی ہے کہ اُس کے شیشے پر جو ہے اس کو دکھایا جاتا ہے تو اس کی جو ہے جائز ہونے کی کوئی صورت نہیں ہے اور یہ ہرگز اجماعِ اُمت میں نہیں ہے۔

(۷) پیرومرشد کی تصویر رکھنا حرام اور اسے اچھا جاننے والے پر توبہ وتجدیدایمان لازم کا حکم شرعی

سوال وجواب 19 جولائی 2009ء منٹ 31 پر

سوال: اپنے پیرومرشد کی تصویر عقیدۃً اپنے پاس رکھنا کیسا خصوصاً جب پیرو مرشد تصویر کے سخت خلاف ہوں کیا ایسا کرنے سے بیعت پر کوئی اثر پڑے گا۔

جواب: ناجائز وحرام ہے اور اس سے بیعت تو فسخ نہیں ہوتی ہے ہاں اگر اس فعل کو اچھا سمجھ کر کے وہ کرتا ہے تو ضرور اس پر توبہ کے ساتھ تجدید ایمان لازم ہے اور اس سے بیعت پر اثر پڑے گا ورنہ وہ ضرور گنہگار ہے۔

(۸) تصویر بنوانے کے جواز کی شرعی صورت:

سوال وجواب: 19 جولائی 2009ء منٹ 2 پر

سوال: شریعت کن کن کاموں کے لیے تصویر کو جائز قرار دیتی ہے۔

جواب: تصویر کشی جاندار کی مطلقاً ناجائز ہے بلاضرورت شرعیہ اور بے حاجت

شدیدہ بغیر کسی مجبوری کے تصویر کی اجازت نہیں ہے۔

(۹) لوگوں کو بدعقیدگی سے بچانے کے حیلے سے بھی ٹی وی میں آنا قطعاً جائز نہیں:

سوال وجواب: 15 جولائی 2009ء منٹ 16 پر

سوال: ٹی وی پر اگر کوئی عالم کوئی بات سناتا ہے تو اربوں لوگ تک یہ بات پہنچ جاتی ہے اسی طرح اگر بعض ٹی وی چینلز پر ہمارے علماء نہ آئیں تو بدعقیدہ عالم آکر ایک کثرت کو گمراہ کرتے ہیں کیا اس کے سدِ باب کے لیے ہمارے عالم ٹی وی پر آسکتے ہیں یا نہیں کیا اس مسئلے پر اجتہاد کر سکتے ہیں۔

جواب: یہ اجتہادی مسئلہ نہیں ہے۔ اجتہاد غیر محلِ اجماع میں ہوتا ہے اور اجماع کے مقابل یا قرآن وحدیث کے مقابل اجتہاد کی اجازت نہیں ہے۔ قیاس موضع نص میں یہ مسلّمہ اُصول ہے کہ جائز نہیں ہے اور ایسا قیاس کہ جس سے نص کا ابطال ہو اگر موضع نص میں نہ بھی ہو اگر اس کو نص کا مبطل ٹھہرے تو وہ قیاس جائز نہیں ہے اور یہ مسئلہ قیاسی اور اجتہادی نہیں ہے یہ تو اجماعی مسئلہ ہے کیونکہ جاندار کی تصویر کھینچنا، کھچوانا اور اس کو جو ہے بنوانا، بنانا جو ہے یہ حرام ہے۔ اس کی حرمت جو ہے حدیث متواترہ سے ثابت ہے اور اس کے اوپر جو ہے امام نووی رضی اللہ عنہ نے اجماع نقل کیا ہے کہ اس کو جو ہے بنانا چاہے وہ ایسی جگہ کے لیے بنائے کہ جو جس کی عزت نہیں ہوتی ہے۔ یا مطلب یہ ہے کہ وہ تصویر جو ہے چھوٹی ہو یا بڑی ہو یا مطلب یہ ہے کہ وہ جائے عظمت میں رکھی جائے یا نہ رکھی جائے ہر طور پر اُس

کابنانا جو ہے اس کی اجازت نہیں ہے یہ محل اجماع نہیں ہے اوراس بہانے سے کہ بدمذہبوں کاسدِ باب کیا جائے تو یہ ایک بظاہری طور پر مصلحت ہے لیکن مصلحت کے لیے قاعدہ یہ ہے کہ "جلب المفاسد اهم من جلب مصالح" کہ مفاسد کا ٹالنا اور مفاسد کو دور کرنا یہ جلب مصالح اور مصلحتوں کو حاصل کرنے سے زیادہ اہم ہے ایک طرف یہ مصلحت تو بتائی جاتی ہے لیکن خود اس عالم کے ٹی وی پر آنے کی وجہ سے جو ہے یہ مفسدہ جو ہے وہ ہے کہ وہ ٹی وی پر آتا ہے تو جو ٹی وی پر آ کر کے جو پروگرام دکھایا جاتا ہے اب وہ پروگرام جو ہے دینی نہیں رہتا ہے۔ بلکہ دین کا تماشہ ہو جاتا ہے اور یہاں پر جو ہے دین کی تبلیغ اس پر منحصر نہیں ہے کہ آدمی ٹی وی پر آئے اور اپنا فوٹو کھچوائے اور دین کو تماشہ بنائے اور اس طور پر جو ہے لوگوں کے لیے کھلم کھلا فوٹو تصویر کشی کا اور تماشہ دیکھنے کا اور سینما دیکھنے کا دروازہ کھولے یوں بھی ہو سکتا ہے کہ اگر ٹی وی ہی پر اپنے بیانات کوری۔ لے (Relay) کراتا ہے تا کہ وہ دور تک پھیل جائے تو اس کا ایک طریقہ یہ ہو سکتا ہے وہ تصویر نہ کھچوائے اور اپنے بیانات جو ہے ٹی وی پرری۔ لے (Relay) کرادے اور لوگ اُس عالم کی آواز سُن سکیں۔

(۱۰) انٹرنیٹ، کمپیوٹر، مونیٹر، موبائل کے استعمال کا حکم جبکہ ان کا استعمال عام طور پر بہت سارے خلاف شرع کاموں کے لیے ہوتا ہے۔

سوال وجواب: 16 جون 2009ء منٹ 43 پر

سوال: کیا یہ انٹرنیٹ، کمپیوٹر، مونیٹر، موبائل وغیرہ جائز ہے جبکہ ان چیزوں کا

استعمال آج کے دور میں گانے سننے، مووی دیکھنے کے لیے اور دیگر بے حد گندے کاموں کے لیے زیادہ کیا جارہا ہے یا کیا جاسکتا ہے۔

جواب: جس کی جو غرض ہے وہ اُس کے ساتھ ہے۔ انٹرنیٹ کا استعمال اس طور پر جو ہے اب کتابوں کے پبلشنگ کے لیے دینی کتابوں کے لیے اور اُس سے جو ہے بغیر تصویر کے دینی پروگرام اگر اُس سے ہو سکتے ہیں اس پر اس کے جواز پر کوئی اثر نہیں پڑے گا یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی چاقو یا تلوار یا کوئی ایسی چیز جو ہے وہ غلط مقصد کے لیے استعمال کرے تو اُس کا استعمال ناجائز و حرام ہے اور اگر اُس سے جو ہے وہ اگر کسی مظلوم کی مدد کرے یا دین کی مدد کرے اور اس سے وہ دفاعِ اسلام کرے تو وہ جائز ہے۔

(۱۱) کمپیوٹر، موبائل، لیپ ٹاپ، انٹرنیٹ کا استعمال جائز اغراض کے لیے جائز کیوں اور ٹی وی، ویڈیو کا استعمال مطلقاً حرام کیوں جبکہ ان تمام سے حرام کو بڑھاوا ملتا ہے۔ نیز ٹی وی سینما ہے۔ سینمے کو صرف بدعقیدہ مودودی نے جائز کہا تھا۔

سوال وجواب: 16 جون 2009ء منٹ 41 پر

سوال: عقیل کہتا ہے کہ ٹیوی اور ویڈیو نا جائز ہے کیونکہ اس سے حرام کو بڑھاوا ملتا ہے اس کے جواب میں وکیل کہتا ہے کہ جس بنیاد پر کمپیوٹر، موبائل، لیپ ٹاپ، انٹرنیٹ تو ٹی وی اور ویڈیو سے دو قدم آگے ہے تو یہ کیسے جائز ہوئے۔ اس مسئلے پر آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: کمپیوٹر اور انٹرنیٹ پر بہت سارے اس سے جائز اور اچھے کام لیے جاتے ہیں اور ٹی وی اور ویڈیو اس کی وضع ملاہی کے لیے اور لہو ولعب کے لیے ہے اور ٹی وی اور ویڈیو پر جاندار کی تصویریں دکھائی جاتی ہیں اور دینی پروگرام کے بہانے جو ہے اب بہت سے لوگوں نے جو ہے اس پر آنا شروع کر دیا ہے اور دین کو تماشہ بنایا جاتا ہے یہ ساری وجوہ جو ہیں وہ ٹی وی اور ویڈیو کے ناجائز ہونے کی ہیں یہ بالکل سینما کی شکل پر ہے اور سینما جو ہے وہ پہلے ناجائز وحرام تھا اور اس پر کسی کو کوئی اختلاف نہیں تھا۔ اب زمانہ بدل رہا ہے اور مودودی کی فکر جو ہے جس نے سینما کو جائز کہا تھا وہ جو ہے اب شامتِ اعمال سے اب لوگ اس کی فکر کو جو ہے اپنا رہے ہیں اور جاندار کی تصویروں کو کھنچوا رہے ہیں اور خود کی نمائش کر رہے ہیں شرعاً اس کی اجازت نہیں ہوسکتی۔

(۱۲) سیکورٹی کیمرہ آپریٹر کی نوکری جائز نہیں۔

سوال وجواب: 12 اپریل 2009ء منٹ 36 پر

سوال: کیا سیکورٹی کیمرہ آپریٹر کی جوب کرنا جائز ہے۔

جواب: یہ جوب (نوکری) ناجائز ہے اس لیے کہ اس میں گناہ پر اعانت ہے اور گناہ پر اعانت جو ہے یہ خود گناہ ہے۔۔۔۔ یہ ہے قرآن کریم کا جامع اُصول ہے کہ نیکی پر اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ پر اور شریعت کے دائرے سے اور اُس کی حد سے آگے جانے میں کسی کی مدد مت کرو۔

(۱۳) کیا ٹی وی میں اسلامک پروگرام دیکھنا جائز ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) ٹی وی چینل میں اسلامک پروگرام دیکھنا جائز ہے یا ناجائز؟ کچھ حضرات اسلامک پروگرام کو جائز کہتے ہیں اور دیکھنے دکھانے پر زور دیتے ہیں ان کے لیے شرعاً کیا حکم ہے؟

(۲) سی ڈی، مووی جس میں پکچر آتا ہے اور نعت وتقریر یا قوالی وغیرہ اس سے سنائی دیتا ہے اور اسے دیکھنا جائز ہے یا ناجائز؟

(۳) سی ڈی میں علماء، مشائخ کی تصویر قید کر کے اسے دکھانا دیکھنا جائز ہے یا ناجائز؟

(نوٹ): اس فتویٰ پر حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی کی تصدیق ضروری ہے۔

المستفتی: محمد عمران رضا دھنباد جھارکھنڈ

الجواب بعون الملك العزيز الوهاب: ٹی وی میں اسلامک پروگرام ہوں یا غیر اسلامک دیکھنا، دکھانا، ناجائز وگناہ ہے کہ اس میں جاندار کی تصویر چھپتی اور دکھائی دیتی ہیں' اور جاندار کی تصویر کی بابت حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذی روح کی تصویر بنانا' بنوانا اور اپنے پاس رکھنا سب حرام فرمایا' اور اس پر سخت وعیدیں ارشاد کیں' اور ان کے دور کرنے' مٹانے کا حکم دیا۔ احادیث اس بارے میں حدتواتر پر ہیں اور جس طرح تصویر بنانا، بنوانا ناجائز وگناہ ہے' اسی طرح تصویر دیکھنا' دکھانا ناجائز وگناہ ہے' بلکہ تصویر کے دوسرے وجوہ استعمال بھی ناجائز ہیں۔

ٹی وی اور مووی میں جو تصویریں بنائی جاتی ہیں اور وہ ان میں دلچسپی رکھنے والوں

کے لیے ہی بنائی جاتی ہیں' اگر یہ نہ دیکھیں اور ٹی وی، ویڈیو کا استعمال نہ کریں تو ان
تصویروں کو کوئی دوکوڑی کو نہیں پوچھے گا اور نہ کوئی ان کو بنانے کی جرأت کرے گا' اور
جو یہ کہا جاتا ہے کہ دینی پروگرام ٹی وی اور ویڈیو پر جائز ہے یہ محض شیطان کا ایک
دھوکہ ہے اور شیطان کا ایک حیلہ ہے' کہ اس حیلے سے اس نے لوگوں کو ایک فعل حرام
میں مبتلا کر دیا ہے' اس سے بڑھ کر ایک خرابی شیطان نے یہ ڈالی کہ حرام کو پہلے لوگ
حرام سمجھتے تھے اب جائز سمجھنے لگے ہیں۔ حضور مفتی اعظم ہند (رضی اللہ عنہ) کے زمانے میں
ایک فلم ''خانہ خدا'' نکلی تھی اور اس میں حج وغیرہ کا پروگرام دکھایا جاتا تھا۔ اس بارے
میں حضور مفتی اعظم ہند نے ارشاد فرمایا' دین کو تماشہ بنانا جائز نہیں۔

اور اب جو لوگ اس قسم کا فتویٰ دے رہے ہیں کہ تصویر دیکھنا اور ہے تصویر بنانا
اور ہے' بنانا حرام ہے اور دیکھنا جائز ہی نہیں بلکہ نہایت مستحسن ہے۔ ان کے قول اور
فتوے میں تناقض ہے' اور ان کا یہ فتویٰ صراحۃً حضور سرورِ کائنات ﷺ کے ارشادات
کے متصادم ہے اور کھلے طور پر دین کو تماشہ بنانا ہے' اس کی اجازت نہ اعلیٰ حضرت نے
دی اور نہ ہی حضور مفتی اعظم ہند نے بلکہ آج بھی ہمارے اکابر علمائے اہلسنت ٹی وی
اور مووی کو دیکھنے پر ناجائز وحرام کا حکم دیتے ہیں' اور ٹی وی کے جو مضر اثرات ہیں اس
سے لوگوں کو آگاہ کراتے ہیں۔

لہٰذا صورت مستفسرہ میں ٹی وی چینل میں کوئی پروگرام ہو' اس پر ذی روح کی
تصویر دیکھنا' دکھلانا مثل سینما حرام' بدانجام بلکہ سینما سے زیادہ خرابیوں پر مشتمل کام ہے
کہ یہ ایک قسم کی تصویر کشی اور صورت گری ہے۔ اس کی شریعت محمدی میں ہرگز اجازت

نہیں' اور اس میں علت حرمت یعنی مضاہاۃ خلق اللہ بدرجہء اتم پائی جاتی ہیں' اس لیے
کہ یہ تصاویر جانداروں کی طرح چلتی پھرتی کلام کرتی نظر آتی ہیں' اور رائی (دیکھنے
والا) ان کو جاندار ہی تصور کرتا ہے' (چاہے حقیقۃً ایسا نہ ہو) جب ساکت اور
غیر متحرک تصاویر مضاہاۃ خلق اللہ کی وجہ سے حرام ہیں' تو یہ تصاویر بدرجہ اولیٰ دائرہ
حرمت میں داخل ہیں اور جو لوگ اس کو جائز کہتے ہیں اور دیکھنے دکھانے پر زور دیتے
ہیں' وہ غلط روش پر ہیں اس سے باز آئیں اور اپنے قول سے رجوع کر کے توبہ
واستغفار کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) سی ڈی اور مووی جس میں پکچر آتا ہے۔ اس کا بھی وہی حکم ہے جو جواب
اول میں مذکور و مسطور ہوا' یعنی سی ڈی اور مووی میں پکچر دیکھنا ناجائز وحرام ہے' ہاں
اسکرین بند کر کے صرف نعت وتقریر سنیں تو یہ جائز ہے اور قوالی سننا ناجائز وممنوع ہے
کہ اس میں مزامیر کی آواز ہوتی ہے اور مزامیر کی آواز حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) سی ڈی میں علمائے کرام ومشائخ عظام یا دیگر لوگوں کی تصاویر قید کر کے
دیکھنا دکھانا یہ بھی ناجائز وگناہ ہیں کہ جاندار کی تصویر بنانا بنوانا خواہ کیمرہ کے ذریعہ سی
ڈی میں قید کریں یا کسی طریقہ سے بنائی جائے اور محفوظ کریں اگر نتیجہ میں تصویر وجود
میں آئی تو وہ فعل ضرور حرام ہوگا اور یہ کھینچنا بہ نص شرعی حرام ہے اور اس کی حرمت پر
تصویر وجود میں آئی تو وہ فعل ضرور حرام ہوگا اور یہ کھینچنا بہ نص شرعی حرام ہے اور اس کی
حرمت پر احادیث کثیرہ شاہد ہیں۔ مزید تفصیل سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان
محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے رسالہ مبارکہ ''عطایا القدیر فی حکم التصویر'' اور قاضی

القضاۃ فی الہند حضور تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری دام ظلہ العالی کے رسالہ بنام ''ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن'' میں ملاحظہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۴) جانے، انجانے میں تصویر ویڈیو بنوانے والوں کی بیعت وغیرہ کا حکم شرعی

سوال و جواب: 22 نومبر 2009ء منٹ 23 پر۔

سوال: حضرت کے وہ مریدین جو تصویر ویڈیو شی میں جانے انجانے سے ملوث ہو گئے ان کی حضرت سے بیعت قائم رہے گی یا تجدید بیعت کرنی ہوگی۔

جواب: ان پر توبہ ہے اور تجدید بیعت اس صورت میں نہیں ہے۔ انجانے میں اگر اس کی تصویر کسی نے لے لی تو لینے والا گنہگار ہے اور جس کی تصویر لی گئی اس پر الزام نہیں اور جس نے جان بوجھ کر ایسا کیا اس نے سخت برا کیا اس پر توبہ لازم ہے۔

(۱۵) نکاح کی تصویر، ویڈیو بنانے کا حکم اور اسے حلال سمجھنے والے کے نکاح کا حکم

سوال و جواب: 24 اکتوبر 2009ء منٹ 34 پر۔

سوال: کیا نکاح کی ویڈیو، تصویر بنانے سے نکاح میں فرق آئے گا۔

جواب: نکاح میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ البتہ جو لوگ دین بیزار ہیں۔ دین سے آزاد ہیں اور حرام کو حلال سمجھتے ہیں۔ ان کے نکاح میں فرق ضرور آئے گا لیکن یہ مسلمانوں سے ایسی امید نہیں ہے کہ وہ حرام کو حلال سمجھ کر کے وہ کریں۔ شامتِ اعمال سے لوگ حرام میں مبتلا ہو جاتے ہیں لیکن ابھی خیر ہے اور بیشتر عوام ان چیزوں کو برا سمجھتے ہیں بلکہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو مولوی حضرت مولوی نما حضرات مجھے مولوی

نہیں کہنا چاہیے جو عالم نما مولوی نما حضرات ان چیزوں میں ملوث ہیں ویڈیو وغیرہ میں بہت سارے ان باتوں کو ناپسند کرتے ہیں۔

(۱۶) تغیر زمانہ سے مساجد پر قبے وغیرہ بنانا اور امامتِ نماز اور تعلیماتِ قرآن پر اجرت جائز ہونے کے تحت ٹی وی اور مووی کو جائز سمجھنا غلط و باطل ہونے کا ایمان افروز باطل سوز محققانہ دندان شکن جواب

سوال و جواب: 23 اگست 2009ء منٹ 8 پر

سوال: نصِ شرعی کے مطابق مساجد پر قبے وغیرہ بنانا اور امامتِ نماز اور تعلیماتِ قرآن پر اجرت لینا جواز پا سکتا ہے تو تغیر زمانہ کے تحت ٹی وی اور مووی کو کیونکر جواز نہیں مل سکتا۔

جواب: یہ بھی نصِ شرعی کے مقابل جو ہے اپنے قیاس کو بروئے کار لانا ہے اور نصوصِ شرعیہ سے قبے وغیرہ اور مساجد کو اونچا کرنا اور مساجد کی توسیع وغیرہ نصوص شرعیہ سے اور نصوصِ شرعیہ سے جو احکام مستنبط ہوئے احکامِ عامہ ان سے یہ حکم جو ہے علماء نے حکم مستنبط کیا اور تصویر کی حرمت پر آج تک اجماع چلا آ رہا ہے۔ اس اجماعِ سابق کو آج کے لوگوں کی فکر اور ان کی سوچ جو ہے اس کو رفع نہیں کیا جا سکتا ہے اور رہا تعامل کہ جس کی وجہ سے نص ہی اٹھ جائے وہ تعامل جو ہے وہ ہرگز جو ہے وہ معتبر نہیں ہے۔ اس سلسلے میں خفیہ دخان وغیرہ کی جو فقہاء نے مسائل بیان کیے ہیں وہ اس سلسلے میں اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ تعامل وہاں تک معتبر ہوگا۔ جہاں تک نصوص پر عمل

بھی ہو اور تعامل پر بھی عمل ہو جائے اور جہاں پر تعامل کا معاملہ یہ ہو کہ اس کی بنا پر نص ہی مرتفع ہو جائے اور نص کے مقابل میں تو یہی وہ ہے کہ نص کے مقابلے میں سنا جائے گا نہ نص کے مقابلے میں قیاس سنا جائے گا ان امور پر جن امور کے بارے میں علمائے اہلسنت وجماعت نے اپنے فکر سے اور ان وقائع میں اپنی اجتہادی صلاحیت سے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ اس کو تصویر کی حرمت کو جو احادیث متواترہ سے ثابت ہے اور اس پر جو ہے اجماع ہے اس پر قیاس کرنا یہ قیاس مع الفارق ہے۔

(۱۷) جاندار کی تصویر حرام ہونے کے نصوص کا ذکر اور جائز سمجھنا بہت بڑی بدعقیدگی کی وضاحت

سوال وجواب: 23 اگست 2009ء منٹ 5 پر

سوال: کیا تصویر کی حرمت نصِ شرعی سے ثابت ہے۔

جواب: تصویر کی حرمت ایک دو نصِ شرعی سے نہیں بلکہ تواترِ معنوی سے جو احادیث اس سلسلے میں آئی ہیں اور سب تحریم کے معنیٰ میں نص ہیں ایک دو حدیثیں نہیں آئی ہیں اور متعدد حدیثیں ہیں جن سے جاندار کی تصویر بنانا، بنوانا، کھینچنا، کھچوانا، ناجائز وحرام ہے اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر اجماع نقل فرمایا ہے۔ جس کو ہمارے علامہ شامی، امام ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ نے ردالمحتار میں نقل کیا اور مقرر رکھا اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت رضی اللہ تبارک تعالیٰ عنہ کا مبسوط اور جامع رسالہ عطایہ القدیر فی حکم التصویر" وہ لائق مطالعہ ہے۔ بلکہ اس کا مطالعہ اس دور میں جبکہ یہ بحث کچھ لوگوں نے چھیڑ رکھی ہے اور اب اس کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ اپنے

خلافِ شرعی عمل کو جائز کرنے پر آمادہ ہیں۔ یہ بہت ہی سخت اور بہت ہی خطرناک بات ہے کہ صرف یہ بدعملی نہیں ہے بلکہ ایک بہت بڑی بدعقیدگی کا یہ دروازہ ہے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہ کا رسالہ لوگ اس کو پڑھیں اور اس کو عام کیا جائے۔

(۱۸) سکول، کالج اور اکثر کمپنیوں کے یونیفارم میں ٹائی شامل ہونا یہ شرعی مجبوری نہیں وضاحت:

سوال وجواب: 15 جولائی 2009ء منٹ 46 پر۔

سوال: اسکول اور کالجز میں اور اکثر کمپنی میں ٹائی یونیفارم میں شامل ہوتی ہے تو کیا اسے شرعی مجبوری سمجھ کر پہن سکتے ہیں یا نہیں۔

جواب: نہیں یہ شرعی مجبوری نہیں ہے اور مسلمانوں کو اس پر احتجاج کرنا چاہیے اور اس کو اپوز کرنا چاہیے اور ان کو کہنا چاہیے کہ ہمارا بچہ جو ہے ٹائی نہیں پہنے گا اس لیے کہ ٹائی جو ہے وہ کسٹرٹری کا سیمبل ہے اور اس سلسلے میں انگلش میں میرا فتویٰ ہے جو بہت پہلے چھپ چکا ہے اور ابھی حال میں تین چار سال پہلے طارق حسن نے میرے اڈیشن کے ساتھ جو ہے اس کو پھر سے چھپوایا ہے اس فتویٰ کو عام کیا جائے۔

(۱۹) جو امام اپنے گھر ٹی وی رکھتا ہو اور کہتا ہو صرف خبروں کے لیے ہے اس کے پیچھے نمازِ پنجگانہ اور جمعہ کا حکم

سوال وجواب: 15 جولائی 2009 منٹ 3 پر۔

سوال: ہمارے شہر میں ایک ہی سنی مسجد ہے لیکن امام صاحب کے گھر میں ٹی وی

ہے وہ کہتے ہیں کہ نیوز (خبروں) کے لیے ہے۔ حضرت اب ہمارے لیے کیا حکم ہے کیا ان کے پیچھے نماز ہوگی اگر نہیں تو جمعہ اور عیدین کی نمازوں کا کیا کریں؟ کیا ایسی صورت میں گھر میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: یہ سوال مبہم ہے وہ کہتے ہیں کہ نیوز کے لیے ہے اس کا یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ وہ ٹی وی کا استعمال خبریں سننے کے لیے کرتے ہیں اور ٹی وی پر ناجائز تماشے اور تصویریں جاندار کی ان کو نہیں دیکھتے ہیں اگر واقعہ یہی ہے کہ تو اس صورت میں جو ہے ان امام صاحب پر الزام نہیں ہے اور ان کے پیچھے نماز بلا کراہت جائز ہے اور اگر واقعہ اس کے خلاف ہے اور یہ ثابت ہے اور مشتہر ہے تو فاسق معلن ہے اور ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی، واجب الاعادہ ہوگی اور جمعہ وعیدین میں اگر کوئی جامع شرائط امام نہیں ملتا ہے اور وہ اس کے لیے متعلق ہے تو بدرجۂ مجبوری جو ہے جمعہ اور عیدین میں جو ہے ان کے پیچھے نماز کی اقتدا کی اجازت ہے۔ ''صلو خلف کل فاجر'' کا یہی محمل ہے کہ ہر نیک اور بد کے پیچھے نماز پڑھ لو اس حدیث کا محمل یہی ہے جبکہ وہ (وہاں) کوئی جامع شرائط امام نہ ملے تو اس صورت میں جمعہ کے لیے اجازت ہے۔

(۲۰) آج کل کے دور میں ٹی وی دیکھنا کیسا جبکہ گھر گھر میں ہے اس شیطانی حیلے کا جواب

سوال وجواب: 7 جولائی 2009ء منٹ 35 پر۔

سوال: ٹی وی دیکھنا حرام ہے اگر ہے تو جو یوکے یا یوایس اے میں رہتے ہیں ان کے لیے مشکل ہے کہ ٹی وی نہ دیکھیں کیونکہ ہر گھر میں ٹی وی ہے تو کیا ان کے

لیے دیکھنا جائز ہے۔

جواب: یہ کوئی مشکل نہیں ہے اور یہ کوئی ضرورت شرعیہ نہیں ہے۔ یوکے میں ہوں۔ یوایس اے میں ہوں اور جہاں بھی ہوں اب تو ہر گھر میں ٹی وی ہو گیا ہے تو اس عذر سے ٹی وی دیکھنا جو ہے جائز نہیں ہے۔

(۲۱) کسی کمپنی میں کیمرے سے تصویر اور آواز کی ریکارڈنگ کا شرعی حکم

سوال وجواب: 24 مئی 2009ء منٹ 3 پر

سوال: اگر کسی کمپنی میں تصویر کیمرے کے ذریعے ہر ایمپولائے کی ایکٹیوٹیز کی ویڈیو ریکارڈنگ کرتے ہیں جو کہ صرف ان کے چہرے اور آواز کی ریکارڈ ہوتی ہے۔ ایسی رکارڈنگ جائز ہوگی؟

جواب: ناجائز وحرام ہے آواز کی رکارڈنگ میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن چہرے کی رکارڈنگ یہ جائز نہیں ہے اور یہ تصویر کشی ہے جو ناجائز وحرام ہے۔

(۲۲) جو سنی علماء تصویر، ویڈیو بنواتے ہیں ان کی دست بوسی کا حکم اور تحقیق

سوال وجواب: 1-مارچ 2009ء منٹ 10 پر

سوال: وہ سنی علماء جو تصویر ویڈیو بنواتے ہیں ان کی دست بوسی کرنے میں کوئی حرج تو نہیں۔ جواب: ویڈیو اور ٹی وی پر جو تصویریں آتی ہیں ان کا حکم وہی ہے جو کیمرے سے تصویریں بنتی ہیں اور بیسیکلی ہر ان میں سے ہر ایک چیز میں کیمرہ ہی

استعمال ہوتا ہے اور پہلے کیمرے سے ایک پکچر بنتی ہے اس کے بعد اس کو الیکٹرانک سسٹم سے الیکٹرانک ...... میں کنورٹ کیا جاتا ہے اور پھر اس کے بعد جب مونیٹرز سے اس کو دکھانا ہوتا ہے تو پکچر ٹیوب پر جب وہ .... پہنچتا ہے تو وہ ان ویزیبل تھا اور جب پکچر ٹیوب پر پہنچتا ہے ویزیبل ہوجاتا ہے اور مونیٹرز پر اسکرین پر تصویر نظر آتی ہے اور جاندار کی تصویر بنانا، بنوانا اور اس کی نمائش کرنا یہ سب ناجائز وحرام ہے جولوگ اس کے مرتکب ہیں وہ فاسق معلن ہیں اور فاسق معلن کی تعظیم جائز نہیں ہے۔

(۲۳) جو علماء ٹی وی کو جائز مانتے ہیں اور جولوگ ان کی بات مانتے ہیں ان تمام کے متعلق شرعی حکم اور مسئلہ کی تحقیق

سوال وجواب: 12 جنوری 2009ء منٹ 43 پر

سوال: آج کل اہلسنت کے پیشتر علماء ٹی وی کے جواز کو یعنی (ٹی وی پر آنا) کو جائز مانتے ہیں جبکہ وہ حرام ہے تو کیا وہ تمام علمائے بورڈ ان کی بات ماننے والے سب گنہگار ہوں گے جواب ٹی وی اور ویڈیو اور کیمرہ یہ سب ایک ہی چیز ہے اور احادیث میں جاندار کی تصویر کشی کو حرام بتایا گیا ہے۔

ان اشدالناس عذاب عندالله مصوره "

حج فرض کے لیے بھی تصویر کی اجازت نہیں اور جاہلوں کے ایک نہایت ہی جاہلانہ اعتراض کا دندان شکن جواب اور ویڈیو، تصویر کو بلا

ضرورت شرعیہ وحاجت شرعیہ جائز جاننا بدعقیدگی ہے۔

سوال وجواب: 19 اپریل 2009ء منٹ 12 پر

سوال: ویڈیو کے قائل علماء یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ویڈیو کو ناجائز سمجھنے والے علماء پاسپورٹ پر تبلیغ دین کے لیے سفر کرتے ہیں اور نفلی حج اور عمرے بھی کرتے ہیں تو کیا یہ اُن کے لیے جائز ہے حضرت کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

جواب: حکم شرع سب کے لیے ہے اور پاسپورٹ وغیرہ کے ذریعے سے تصویر کھنچا کر کے نفلی حج اور نفلی عمرے کی بات درکنار ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ فریضۂ حج کے لیے بھی تصویر کھچانا جائز نہیں ہے۔ کسی کے فعل سے اگر وہ شخص مبتلا ہے تو اُس کے فعل سے حرام حلال نہیں ہوگا۔ بعض صورتیں ابتلاء کی ہیں جس میں گورنمنٹ کی وجہ سے لوگوں کو اُس میں ابتلاء عام ہے۔ ہم لوگ ضرورت اور حاجت کے سوا جو صورتیں اس دائرے سے خارج ہیں۔ ہم وہاں جواز کا فتویٰ نہیں دیتے اور ہم لوگ اپنے لیے جو ہے یہ روا نہیں رکھتے کہ ہم کوئی کام خلافِ شرع کرتے ہیں تو وہ ہمارے کرنے سے جو ہے جائز ہوجائے گا یہ جولوگ خلافِ شرع اُمور میں مبتلا ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اُن کو ہدایت دے کہ وہ اپنی طبیعت کو اور اپنے عمل کو موافقِ شرع کریں اور اگر موافق شرع کریں اُن کا عمل نہیں ہوتا ہے تو اللہ (تعالیٰ) کی جناب میں استغفار اور توبہ اور رجوع بجالائیں اور شریعت کو بدلنے کا اپنی طبیعت کے مطابق ڈھالنے کا کام جو ہے یہ بدعملی سے زیادہ جو ہے یہ خطرناک ہے۔ بدعملی یہ ایک گناہ ہے اور اُس عمل کو قانونی شکل دینا اور اُس کے اوپر جو ہے اس کو جائز کہنا یہ ایک بدعقیدگی ہے شریعت

میں تصویر کشی کی کوئی اجازت بلاضرورتِ شرعیہ اور بغیر حاجتِ شرعیہ کسی کو نہیں ہے اس کی جو ہے اور ویڈیو وغیرہ جو ہے یہ ساری جو تصویریں ہیں وہ اسی دائرے میں آتی ہیں۔ شریعت نے سرکار (علیہ السلام) نے کوئی خاص طریقہ مقرر نہیں کیا ہے کہ اس طور پر تصویر بنے گی تو ناجائز ہوگی اور اس طور پر تصویر بنے گی تو جائز ہوگی۔

کتبہ محمد کوثر علی رضوی

مرکزی دارالافتاء ۸۲ سوداگراں بریلی شریف

۱۹ شعبان المعظم ۱۴۳۰ء

صحیح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی (ماہنامہ سنی دنیا دسمبر ۲۰۰۹ء)

تفصیل کے لیے یہ دونوں کتابیں ضرور مطالعہ فرمائیں۔

۱۔ **”ٹی وی ویڈیو کا آپریشن اور شرعی حکم“** از تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ

۲۔ **”ٹی وی کی تحقیق و شرعی حکم“** از امام علم وفن خواجہ محمد مظفر حسین پورنوی علیہ الرحمہ

تقریظِ وتوثیق

عکاس مسلکِ رضا، منبع افکارِ رضا، ھادم حصون الاعداء شیخ الشریعہ حضرت علامہ محمد حسن علی رضوی زید مجدہ میلسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد فاضل محقق مولانا مفتی غلام محمد صاحب بندیالوی زید علمہ وفضلہ واطال اللہ عمرہ کا رسالہ برائے تائید وتصدیق وتقریظ آیا مسلسل ضعف ونقاہت و علالت کی زد میں ہوں۔ بادیٔ النظر میں سرسری طور پر ملاحظہ کیا دلائل پورے شباب وعروج پر ہیں۔ للّٰہِ درالمجیب

مسئلہ حرمت تصاویر میں ہمارا مسلک تحقیقاتِ مجدد اعظم امام اہلسنت اعلیٰ حضرت العلامہ الامام الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کا اتباع ہے جو عین احادیث صحیحہ و اقوال ائمہ کے مطابق ہے۔ فوٹو وتصاویر کی حرمت ومذمت میں ”العطایا النبویہ فی فتاویٰ الرضویہ“ کی مختلف مجلدات اور ”العطایا القدیر فی حکم التصویر“ اور چند دوسرے رسائل مبارکہ میں دلائل وشواہد کے سمندر گونجتے نظر آئیں گے۔ تعجب اور حیرت ہے ان مولانا صاحبان کی حالتِ زار پر جو عاشقِ اعلیٰ حضرت کہلواتے اور مسلک اعلیٰ حضرت کے نعرے لگواتے نہیں تھکتے وہ محض اپنی شخصیت کی

نمائش پبلٹی وذاتی تشہیر کے لیےفوٹوبازی،تصویرسازی کا مظاہرہ کررہے ہیں۔

حیرت ہے کہ یہ لوگ عاشقِ اعلیٰ حضرت کہلوا کراپنے بزعم خود اصلاحی کتابچوں پر گدھوں، گھوڑوں، سانپوں، بچھوؤں کی تصاویر چھاپ رہے ہیں ڈر ہے کہ مستقبل میں یہ لوگ عموم بلوئی اور تغیراتِ زمانہ کا جھرلو چلا کر نہ جانے کون کون سے حرام کاموں کو حلال قرار دے دیں۔ یہ مفروضہ ایک ڈھکوسلا ہے کہ مخالفین اہلِ سنت ٹی وی پر آرہے ہیں ویڈیوسی ڈیز کو اپنا رہے ہیں۔ اب ہمیں بھی ان کا جواب ٹی وی مووی سی ڈیز کے ذریعہ دیناضروری ہے۔ حالانکہ آج تک انہوں نے یاان کے امیر نے آج تک کسی بدمذہب باطل فرقہ کو جواب دیا ہی نہیں نہ مخالفین اہلسنت کی جارحانہ کتب کے جواب میں کوئی کتاب لکھی اور پھرلمحہ فکریہ ہے کہ بدمذہبوں کے جواب میں اپنی تصاویر پہنچانا اور دکھانا ہے یا آواز پہنچانا ہے۔

ماضی قریب میں اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت کے علاوہ ہمارے مسلمہ بزرگ مثلاً حضور صدرالصدورصدرالشریعہ علامہ مفتی محمدامجد علی اعظمی مصنف بہارِ شریعت شہزادہ وجانشین اعلیٰ حضرت حضور مفتیءِ اعظم علامہ مفتی شاہ مصطفیٰ رضاخان نوری بریلوی، محدث اعظم امام اہلِ سنت علامہ محمد سرداراحمدصاحب، حضرت حافظ ملت علامہ حافظ عبدالعزیز محدث مبارکپوری، مفتی اعظم پاکستان علامہ سیدابوالبرکات سیداحمدقادری، شیر بیشہءِ اہلسنت مولانا محمدحشمت علی خان صاحب، علامہ قاری سیدمحمدخلیل الکاظمی محدث امروہوی فرماتے رہے آج بھی۔

"البرکة مع اکابرکم" (الجامع الصغیر الترغیب والترھیب) پرعمل کریں۔ احادیث مبارکہ کے واضح مفہوم کا حلیہ بگاڑنے والے ہزار بہانے کریں۔

فوٹو وتصاویر کو اپنانے کا مقصد اپنی ذاتی تشہیر ونمائش کے سوا کچھ بھی نہیں مجھ جیسے کم علم کے علم میں بھی تصاویر کی مذمت میں ۔۲۷

احادیث ہیں ان پر کون عمل کرے گا جب سنت وشریعت کے محافظ شیخ الحدیث اور محدث کہلانے والے علماء ہی الٹی سیدھی من مانی تاویلیں کریں گے۔

الفقیر القادری محمد حسن علی الرضوی غفرلہٗ میلسی

۲۵/شعبان المعظم ۱۴۳۷ھ

تقریظِ جلیل

جامع المعقول والمنقول محقق العرب والعجم حضرت قبلہ پیرِ طریقت

مفتی محمد عبداللطیف جلالی مجددی زید مجدہ

شیخ الحدیث جامعہ مدینۃ العلم گوجرانوالہ

حضرت مولانا نے مجھے فرمایا کہ اس پر کچھ تحریر کردیں فقیر لاشئی نے اس کتاب کے عنوانات اور ادلہ کوملاحظہ کیا۔عنوانات اور ادّلہ کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ مولانا صاحبِ علم ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کے علم میں اضافہ فرمائے اور مسلمانوں کو شریعت مطہرہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مسئلہ ''حرمت تصویر'' عوام ومشائخ نے بھی اس کو (معاذ اللہ) پس پشت گرا دیا۔جس طرح قطع و حلق لحیہ (داڑھی کٹوانا ومنڈوانا)۔داڑھی شریف جو تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا طریقہ ہے۔اس کو بھی کچھ نہ سمجھا اور کفر کی طرف جارہے ہیں۔خصوصاً حکمران طبقہ،مشائخ اور علماء اور ان کی اولاد کفر کی طرف جارہے ہیں اور آخرت کی فکر ہی نہیں۔اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

تحریر نمود احقر محمد عبداللطیف

۱۶ شوال المکرّم ۱۴۳۶ھ بمطابق ۲۔اگست ۲۰۱۵ء

تقریظ وتوثیق

صاحب الہیبت والصولت وفحل الفحول حاوی الفروع والاصول بارع المعقول والمنقول الشیخ المفتی گل احمد دام ظلہ شیخ الحدیث الجامعۃ الہجویریہ وجامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور

الحمدلله وكفى والصلوٰة والسلام على سيدالانبياء وعلٰى آلهٖ المجتبىٰ وعلىٰ اصحابهٖ الذين هم نجوم الهدٰى

امابعد جاندار چیزوں کی تصویر چاہے مجسم کی صورت میں ہو چاہے کاغذ یا کپڑے پر ہو چاہے ہاتھ سے بنی ہوئی ہو یا کیمرے سے ممنوع اور ناجائز ہے اکابرِ اہلسنت کا یہی نظریہ ہے۔چنانچہ امام اہلسنت مفتی اعظم عالمِ اسلام مجدد مائۃ حاضرہ ماضیہ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان قادری ان کے پیروکار اکابر علمائے اہلسنت خصوصاً پاکستان میں مفتی اعظم پاکستان امام الفقہاء فی ایامہ حضرت ابوالبرکات سید احمد صاحب فخر العلوم استاذ الاساتذہ شہنشاہِ تدریس علامہ عطا محمد گولڑوی شارح بخاری محقق اہلسنت علامہ سید محمود احمد رضوی استاذ العلماء وشیخ الحدیث والتفسیر استاذ کبیر ومحدث بےنظیر علامہ مولانا غلام رسول رضوی،مفتی عظیم استاذ العلماء حضرت مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی،فقیہہ ہند استاذ العلماء،بحرالعلوم حضرت علامہ مفتی شریف الحق صاحب شارح

بخاری علیہم الرحمۃ ان سب کا مسلک حرمت تصویر کا ہے چنانچہ فاضل محقق مصنف کتب کثیرہ شارح ابن ماجہ استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی غلام محمد شرقپوری ثم بندیالوی نے حالات کے تناظر میں اپنے مخصوص محققانہ انداز میں اکابر علمائے اہلسنت کے مسلک کو بیان فرمایا چنانچہ حرمت تصویر میں آپ کا رسالہ "**مقامع الخبیر علی اعناق من اعرض عن حرمت التصویر**" قابل مطالعہ ہے۔ اطمینان قلب کے لیے فاضل محقق کے رسالہ کا مطالعہ ضروری ہے تا کہ آپ شکوک وشبہات کی دلدل سے نکل کر حقیقت راہ پر گامزن ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کے علم وعمل وزہد وتقویٰ میں اضافہ فرمائے اور رسالہ ہٰذا کو آپ کی نجات کا ذریعہ بنائے اور اللہ تعالیٰ بفضلہ تعالیٰ بوسیلہ سید الانبیاء والمرسلین ﷺ آپ کو صحت کاملہ سے نوازے تا کہ آپ زیادہ سے زیادہ دینی خدمات سرانجام دے سکیں۔

محررہ (عبید المصطفیٰ) المفتی محمد گل احمد خان عتیقی خادم الحدیث الشریف

جامعہ ہجویریہ معارف اولیاء داتا دربار لاہور جامعہ رسولیہ شیرازیہ بلال گنج لاہور

30/7/2016 بوقت صبح چھ بجے

نوٹ: عدیم الفرصت ہونے کی وجہ سے بہت دیر ہوگئی اس لیے میں بہت بہت معذرت خواہ ہوں۔ کیونکہ مجھے دو اداروں میں پڑھانا پڑتا ہے۔ علاوہ ازیں گونا گوں مصروفیات ہیں۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل سوالات کے بارے میں فقہ حنفی کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

۱) آج کل اسلامی محافل میں فوٹو اور ویڈیو بناتے ہیں نیز بعض علماء کہتے ہیں کہ (اسلام کی نشر واشاعت اور اسلام کو عالم اسلام کے ہر محلّہ ہر جگہ میں پہنچانے کی ضرورت کے پیش نظر آج کل عید میلاد النبی ﷺ اور دیگر اسلامی جلسوں میں فوٹو اور ویڈیو جائز ہے)۔ لہٰذا ایسا کہنا اور کرنا جائز ہے یا نہیں؟

۲) جو علماء اور مفتی اسلام کی نشر واشاعت کے لیے فوٹو اور ویڈیو کو جائز سمجھتے ہیں اور فوٹو اور ویڈیو بنواتے ہیں ان کی اقتداء میں نماز پڑھنے کا شرعی حکم بیان کیا جائے؟

۳) اسلامی محافل کی کیسٹوں اور سی ڈی کی خرید وفروخت کی شرعی حیثیت کیا ہے

(سائل سرمایہء اہلسنت محمد مظہر اقبال رضوی قذافی کالونی بادامی باغ لاہور)

الجواب: ان سوالوں کے جوابات دیتے ہوئے ایک رسالہ مرتب کرتے ہیں جس کا نام "**مقامع الخبیر علی اعناق من اعرض عن حرمت التصویر**" رکھتے ہیں۔ رسالہ درج ذیل ابواب پر مشتمل ہوگا۔

الباب الاوّل: تصویر کا حرام ہونا احادیث نبویہ کی روشنی میں۔

الباب الثانی: تصویر کے حرام ہونے کی علت اور حکمت۔

الباب الثالث: بعض علماء کے اسلام کی نشر واشاعت کی ضرورت کے پیش نظر فوٹو کے جواز پر دلائل اور ان کا علمی محاسبہ۔

الباب الرابع: ضرورت کا شرعی اور فقہی معنی۔

الباب الخامس: ضرورت شرعی اور مجبوری کے پیش نظر اسلامی جلسوں میں فوٹو اور ویڈیو بنانے کا شرعی حکم۔

الباب السادس: فوٹو اور ویڈیو بنوانے والے آئمہ کی اقتداء میں نماز پڑھنے کا حکم شرعی

الباب السابع: اسلامی جلسوں کی تقاریر کی سی ڈی کی خرید وفروخت کا حکم۔

الباب الثامن: نصف اوپر کے حصے کی تصویر بنانے کا شرعی حکم۔

الباب الاول:

تصویر کا حرام ہونا احادیث نبویہ کی روشنی میں

صحیحین میں ہے۔

كُلُّ مُصَوِّرٍ يَجْعَلُ اللّٰهُ لَهُ لِكُلِّ صُوْرَةٍ نَفْسَهَا فَتُعَذِّبُهُ فِيْ جَهَنَّمَ

"ہر مصور (تصویر بنانے والا) جہنم میں ہے اللہ تعالیٰ ہر تصویر کے بدلے جو اس نے بنائی ایک مخلوق پیدا کرے گا تو وہ اسے عذاب کرے گی۔"

(بحواله: مشكوة شريف ص ٣٨٥،
فتاویٰ رضويه ج٢١ ص ٤٢٧)

صحیحین مسند امام محمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى! وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِيْ فَلْيُخْلِقُوْا ذَرَّةً اَوْ لِيُخْلِقُوْا حَبَّةً اَوْ لِيُخَلِّقُوْا شَعِيْرَةً

"اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو میرے بنانے کی طرح بنانے چلے بھلا کوئی ایک ذرّہ یا گیہوں یا جو کا دانہ بناوے۔"

(صحيح مسلم كتاب اللباس باب تحريم
تصوير صورة الحيوان ج ٢ ص ٢٠٢۔
قديمي كتب خانه كراچي)

بیہقی شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابُ يَوْمِ الْقِيَامَةِمِنْ قَتَلَ نَبِيًّا اَوْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ اَوْ قَتَلَ احد وَالِدَيْهِ وَالْمُصَوِّرُوْنَ وَ عَالِمٌ لَمْ يَنْتَفِعُ بِعِلْمِهِ

"تحقیق اور بے شک روز قیامت سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ ہے جو کسی نبی کو شہید کرے یا کوئی نبی اسے جہاد میں قتل کرے اور جو اپنے والدین میں سے کسی ایک کو قتل کرے اور تصویر بنانے والے یا وہ عالم جو اپنے علم سے فائدہ نہ اُٹھائے یعنی گمراہ ہو جائے۔"

(صحيح البخاری باب التصاوير ج٢ ص
٨٨٠، شعب الايمان حديث ٧٨٨٨،
قديمي كتب خانه)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لَاتَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتاً فِيْهِ كَلْبٌ اَوْلَا صُوْرَةٌ

"فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کتا (بغیر کسی غرض کے شوق کے لئے ہو) اور تصویر ہو۔"

(مسند احمد بن حنبل ج ٤ ص ٢٨،
صحيح البخاری ج ١ ص ٤٥٨۔ قديمي
كتب خانه)

ضروری تنبیہ:

حرمت تصاویر جاندار پر احادیث متواترہ (۱) وارد ہیں جس کی تفصیل سرکار اعلیٰ

---

(۱) جس نے قرآنی حکم کو منسوخ کر دیا کیونکہ قرآن پاک میں پہلی امتوں کے لیے جاندار کی تصویر کا جواز بغیر منع کیے کا ذکر ہے۔ (پہلی شریعتوں میں جاندار کی تصویر جائز تھی) لہٰذا کسی کو دھوکا نہ ہو کہ قرآن نے ہمیں منع نہ فرمایا اور پہلی شریعتوں کا فعل ہمارے لیے بھی حجت ہے۔ ہرگز ایسا نہیں کیونکہ احادیث متواترہ نے اس حکم قرانی کو

منسوخ کردیا اور حرمت تصاویر کا اس امت کے لیے اظہار فرمادیا کیونکہ احادیث متواترۃ المعنیٰ، قرآن پاک کو منسوخ کرسکتی ہے۔ جیسے غیر خدا کو سجدہ تعظیمی کا حرام ہونا۔ احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔ جبکہ قرآن پاک میں اس کا جواز ثابت ہے۔ (الملفوظ تلخیصاً)

حضرت مجدد اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ ''عطایا القدیر فی حکم التصویر'' میں فرمائی ہے۔ تفصیل وہاں دیکھیں یہاں چند احادیث ذکر کریں۔

دعوت فکر:

بالا مذکورہ احادیث نبویہ سے جزماً معلوم ہوگیا کہ مطلقاً تصویر ممنوع ہے خواہ کیمرہ کی ہو یا دستی اور سی ڈی یا ویڈیو کی صورت میں ہو کیونکہ ان احادیث میں کوئی قید اور نہ ہی کوئی شرط ہے جیسے شراب حرام ہے خواہ کسی طریقہ سے بنائی جائے کوئی ذی علم اور ذی عقل یہ نہیں کہہ سکتا کہ زمانہ نبوی میں تو شراب ہاتھ سے بنائی جاتی تھی وہ تو اب بھی حرام ہے اور مشینوں یا کوئی اور جدید طریقہ سے ہو تو وہ حرام نہیں ہوگی بلکہ شراب مطلقاً حرام ہے اور اسی طرح فوٹو کشی بھی ہر طریقہ سے حرام ہے طریق جدید سے ہو یا طریق قدیم سے۔ لہٰذا ذی عقل ذی شعور انسان احسن طریقہ سے معلوم کرلے گا کہ تصویر دستی ہو یا عکسی ہو (یعنی کیمرے وغیرہ کی ہو یا ویڈیو کی ہو) ذی روح اور جاندار کی تصویر ہر طرح سے حرام ہے۔

تفصیل کے لیے یہ دونوں کتابیں ضرور مطالعہ فرمائیں۔

۱۔ ٹی وی ویڈیو کا آپریشن اور شرعی حکم از تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ

۲۔ ٹی وی کی تحقیق و شرعی حکم از امام علم و فن خواجہ محمد مظفر حسین پورنوی رحمۃ اللہ علیہ

االباب الثانی:

حرمت تصویر کی علت وغرض (وجہ اور حکمت)

تصویر اور فوٹو کشی کے حرام ہونے کی وجہ اور علت اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے مشابہت ہے۔ فتاویٰ شامی میں ہے۔

لِاَنَّ عِلَّةَ حُرْمَةِ التَّصْوِيْرِ الْمُضَاهَاتُ لِخَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى — تصویر کے حرام ہونے کی وجہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے مشابہت ہے۔

(رد المحتار ج ۱ ص ۴۷۹ کوئٹہ)

علت مذکورہ ہر قسم کی تصویر میں موجود ہے خواہ وہ دستی ہو یا کیمرے سے یا کسی اور طریقہ سے ہو تو جہاں علت پائی جائے گی وہاں حکم بھی پایا جائے گا یعنی تصویر ہر قسم کی حرام ہوگی۔

کیمرہ کی تصویر کے بارے میں امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

فتاویٰ رضویہ شریف کی اصل عبارت نقل کی جاتی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں

''شرع شریف نے تصویر حرام فرمائی ہے اور کسی طریقہ ساخت (طریق بناوٹ) کے ساتھ حکم کو مقید نہ فرمایا نہ کسی خصوصی طریقہ کو اس میں دخل ہے۔ دستی اور عکسی میں صرف تخفیف عمل کا فرق ہے جیسے پیدل، ریل گاڑی اور جہاز۔ جہاں جانا شرعاً حرام ہے وہاں پیدل، ریل اور جہاز یکساں (برابر) ہیں۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس میں مجھے پاؤں کو حرکت نہ دینی پڑی نہ منزل منزل ٹھہرتا گیا۔ بالجملہ تصویر عکسی و دستی

کے بنانے اور رکھنے میں سب باتوں کے احکام قطعاً ایک ہیں اور فرق کی کوئی وجہ نہیں ہے عرف ہی کو دیکھیے کیا جو تصویر بنانی عرفاً توہین یا بے حیائی اور قانونی جرم ہے کیا وہ عکسی بنا سکتا ہے اور وہی عذر کر سکتا ہے کہ بے قلم وروشنائی اور بے ہاتھ لگائے بنائی ہرگز ہرگز نہیں تو ظاہر ہوا کہ عکسی ہونے سے تصویر کے مقاصد میں کچھ فرق نہیں آتا۔ بسا اوقات کچھ زیادتی ہو جاتی ہے اور شئی اپنے مقاصد کے لحاظ سے ممنوع یا مشروع ہوتی ہے۔

(فتاوی رضویہ ج۲۴ ص ۵۶۷)

سیدی امام احمد رضا قدس سرہ کی مذکورہ عبارت کی وضاحت بھی کی جاسکتی ہے۔

بخوف طوالت ایک مثال دی جاتی ہے۔

توہین نبی ہر جگہ ہر طریقہ سے کفر ہے خواہ زبان سے ہو یا قلم سے لکھی جائے یا کمپیوٹر سے لکھی جائے ان سب کا حکم ایک ہی ہے۔

المختصر فوٹو جس طرح بھی بنائی جائے دستی ہو یا عکسی ہو اس میں حرمت کی وجہ اور علت بھی پائی جائے گی اور ان سب صورتوں میں فوٹو حرام ہوگا اور جن کا نظریہ یہ ہے کہ وہی تصویر حرام ہے جو ہاتھ سے بنائی جائے باطل محض ہے کیونکہ احادیث میں ہر قسم کی تصویر بغیر کسی قیدوشرط کے حرام فرمائی جو کسی جدید ساخت کی تصویر کو جائز کہے دلیل اس پر ہے کیونکہ یہ احادیث کے عموم میں اپنی رائے سے مقید کرنا ہے جو کھلی گمراہی ہے۔ ان کے لیے بھی دلیل دینے کی ضرورت ہے اور ان کے لیے دلیل کسی کتاب میں نہیں مل سکتی۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ ویڈیو اور ہر قسم کی فوٹو حرام ہے۔

الباب الثالث:

اسلام کی نشرواشاعت کی ضرورت کے پیش نظر

فوٹو کے جواز پر بعض علماء کے دلائل کا شرعی محاسبہ:

قائلین اور مجوزین کا موقف

۱) بعض علماء اور مفتیوں کا فوٹو کے بارے میں یہ موقف ہے کہ اسلام کی نشرواشاعت کے لیے فوٹو اور ویڈیو کی سی ڈی بنا کر عالم اسلام کے ہر مقام پر بھیجنا اشد ضرورت ہے اور ضرورت کی بنا پر بعض ناجائز امور بھی کرنے پر گناہ نہیں ملتا کیونکہ "الضرورات تبیح المحظورات" یعنی ضرورت کی بنا پر ممنوع چیزیں بھی جائز ہو جاتی ہیں۔

۲) ہمارے اہل سنت کے علماء اور مفتی یہ بھی کہتے ہیں کہ ہر مکتبہ فکر کے علماء اپنی تقاریر کی سی ڈی بنوا کر ہر ملک میں بھیج رہے ہیں اور ہمیں بھی اس ضرورت کی بنا پر ویڈیو اور سی ڈی تیار کر کے ہر ملک میں بھیجنے کی اشد ضرورت ہے لہٰذا وقت کی نزاکت کے پیش نظر ویڈیو کا بنانا اور ہر ملک میں بھیجنا ضروری ہے ورنہ دوسرے مکتبہ فکر کے لوگ ہم سے آگے نکل جائیں گے اور اپنے باطل مذہب کی نشرو اشاعت میں کامیاب ہو جائیں گے۔

۳) بعض علماء یہ بھی کہتے ہیں کہ تصویر وہ ہے جو ہاتھ سے بنائی جائے اور ویڈیو کی تصویر تصویر ہی نہیں جب کہ تصویر میں حرکت نہیں ہوا کرتی یعنی جو حرکت کرتی ہے وہ تو عکس ہے تصویر نہیں ہے لہٰذا ویڈیو بنانا شرعاً ممنوع نہیں ہے بلکہ جائز

ہے۔

مجوزین کے موقف کا شرعی محاسبہ:

خبردار! خوب یاد رکھیں ناظرین کی خدمت میں گزارش ہے کہ آئندہ چوتھے باب میں ہم ضرورت کا معنیٰ بیان کریں گے تو پھر خود بخود معلوم ہو جائے گا کہ فوٹو اور ویڈیو بنوانے میں ضرورت کا معنیٰ پایا جاتا ہے یا کہ نہیں۔

الباب الرابع:

ضرورت کا معنیٰ لغوی اور فقہی (شرعی)

ضرورت کا لغوی معنیٰ:

ضرورت کا لغوی معنیٰ شدت کی احتیاجی ہے۔

الموسوعة الفقهيه میں ہے۔

اَلضَّرُوْرَةُ فِي اللُّغَةِ اِسْمٌ مِنَ الْاِضْطِرَارِ وَالْاِضْطِرَارُ اَلْاِحْتِيَاجُ الشَّدِيْدُ تَقُوْلُ حَمَلَتْنِيْ الضَّرُوْرَةُ علی كذا كذا

”ضرورت لغت میں اضطرار کا نام ہے اور اضطرار کے معنیٰ شدید محتاجی کے ہیں جیسے کہ ایک آدمی یہ کہے کہ مجھے ضرورت یعنی بہت اور سخت محتاجی نے ایسا ایسا کرنے پر برانگیختہ کیا۔“

(الموسوعة الفقهيه ج ۲۸ ص ۱۹۱
كوئته لسان العرب المصباح المنير)

ضرورة کا فقہی معنیٰ:

الموسوعة الفقهيه میں ہے۔

عِنْدَ الْفُقَهَاءِ بُلُوْغُ الْاِنْسَانِ حَدًّا اِنْ لَّمْ يَتَنَاوَلِ الْمَمْنُوْعَ هَلَكَ وَاَقَارَبَ كَالْمُضْطَرِّ لِلْاَكْلِ وَاللُّبْسِ بِحَيْثُ

”فقہاء کے نزدیک ضرورت یہ ہے کہ انسان کا اس حد تک پہنچ جانا اگر ممنوع چیز کو نہ کھائے تو وہ ہلاک ہو جائے یا ہلاکت

لَوْبَقِيَ جَائِعًا اَوْعُرْيَانًا لَمَاتَ اَوْ تَلَفَ مِنْهُ عُضْوٌ وَ هٰذَا يُبِيْحُ تَنَاوُلَ الْمُحَرَّمِ.

(الموسوعة الفقهيه ج ٢٨ ص ١٩١ كوئته لساب العرب المصباح المنير)

کے قریب ہو جائے مثلاً مضطر واسطے کھانے یا پہننے کے اگر وہ چیز نہ کھائے یا نہ پہنے تو وہ مرجائے یا اس کا کوئی عضو ضائع ہو جائے ایسی صورت میں ضرورت حرام چیز کے کھانے یا پہننے کو جائز کردے گی۔"

حاجت کالغوی معنٰی:

حاجت کا لغوی معنٰی یہ ہے کہ ایسا امر کہ جس کے بغیر انسان کی حیات سخت دشواری سے گزرے۔

صاحب لغة الفقهاء فرماتے ہیں۔

اَلْحَاجَةُ مَا تَكُوْنُ حَيَاةُ الْاِنْسَانِ دُوْنَهَا عُسْرَةٌ شَدِيْدَةٌ. (لغة الفقهاء)

حاجت کا معنٰی یہ ہے جس کے بغیر انسانی زندگی سخت تنگی اور دشواری سے گزرتی ہو۔

حاجت اور ضرورت میں فرق:

مذکورہ بالا تعریفوں سے واضح ہوگیا کہ ضرورت وہ ہے کہ جس کے نہ کرنے سے انسان ہلاک ہوجائے یا ہلاکت کے قریب ہوجائے اور حاجت اس کو کہتے ہیں جس کے بغیر انسان کی زندگی دشوار گزرے یعنی حاجت میں مرے تو نہ مگر زندگی دشواری سے گزرے گی۔ خلاصہ فرق یہ ہے کہ شریعت میں حاجت اس کو کہتے ہیں کہ وہ چیزیں

جن کی حاجت پیش آتی ہے ان کے اختیار نہ کرنے سے جان یا اعضاء کے ضائع ہو جانے کا خطرہ تو نہیں ہوتا مگر ان اشیاء کو اختیار نہ کرنے کی وجہ سے انسان مشقت میں پریشان ہو جاتا ہے مثلاً اگر شوہر بیوی کو خرچہ نہ دے تو بیوی کی زندگی دشوار گزرے گی اور دوسروں کے سامنے سوال کرے گی اسی طرح جنگ میں اسلحہ نہ ہو تو دشمن کا مقابلہ کرنا دشوار ہو جائے گا۔

ضرورت شرعی کی بناپر حرام چیز کے جائز ہونے کی شرائط

ضرورت شرعی اور مجبوری کی وجہ سے بعض حرام اشیاء بھی جائز ہو جاتی ہیں ان کے لئے کچھ شرائط ہیں ذیل میں شرائط ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) ضرورت اور مجبوری واقع میں یقینی ہو غالب گمان نہ ہو۔

(ضرورت و حاجت کا احکام شرعیہ میں اعتبار: احکام القرآن للجصاص ج ١ ص ١٣٠، التشريع الجنائی الاسلامی ج ٢ ص ٢٧٧)

یہ شرط خود لفظ قرآن "غیر باغ" (یعنی ضرورت وحاجت سے تجاوز کرنے والا نہ ہو) ہی سے حاصل ہورہی ہے۔

شرط مذکور کی وضاحت حدیث نبوی کی روشنی میں

اس شرط کی تصریح ایک حدیث شریف سے ملتی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت حسان بن عطیہ اللیثی کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور سید عالم ﷺ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ ہم ایک ایسے دیار میں رہتے ہیں جہاں کھانے پینے کا قحط ہوتا ہے اور ہمیں اکثر سخت فاقہ سے دوچار ہونا پڑتا ہے تو ہمارے لیے مردار حلال ہونے کی کیا صورت ہے؟ تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ جب تم کو صبح وشام

ایک پیالہ بھی جائز چیز میسر نہ ہوسکے تو تم مردار استعمال کر سکتے ہو۔

(طبرانی، مجمع الزوائد ج ٥ ص ٥٠، مشکوۃ ص ٣٧٠)

(٢) حالت مضطرہ یعنی حالت ضرورت قائم اور موجود ہو نہ کہ متوقع اور مستقبل میں آنے والی ہو مثلاً اگر بھوک تو محسوس ہو رہی ہو مگر اتنی شدید نہ ہو کہ جان جانے کا اندیشہ ہو البتہ آئندہ اس کا خطرہ ہو کہ بھوک اتنی بڑھ جائے گی کہ جان جانے کا خطرہ ہوگا تو ایسی حالت منتظرہ اور مستقبل میں واقع ہونے والی ہے٦ اور اس حالت کے واقع ہونے سے پہلے مردار یا حرام چیز کا استعمال کر لینا درست نہیں ہوگا۔

(ضرورت و حاجت کا احکام شرعیہ میں اعتبار ادارۃ القرآن کراچی: التشریع الجنائی الاسلامی ج ١ ص ٥٧٧)

البتہ اگر ایسی صورت ہو کہ وہ کسی بے آب و گیاہ صحرا میں سفر کر رہا ہے اور آئندہ کسی مردار یا کھانے کی کوئی حرام چیز ملنے کی توقع نہ ہو تو اس وقت اس کو اجازت ہوگی کہ وہ مال حرام اتنی مقدار میں اپنے پاس رکھ لے تاکہ جب اس کو حالت مضطرہ اور حالت مجبوری کا سامنا ہو تو اس سے اپنی ضرورت پوری کر سکے۔

(احکام القرآن للجصاص ج ١١ ص ٧٣؛ ضرورت و حاجت کا احکام شرعیہ میں اعتبار)

(٣) تیسری شرط یہ ہے کہ ضرورت کو مکمل کرنے کے لئے اس کے پاس حرام چیز کے علاوہ کوئی حلال چیز بھی نہ ہو اور اگر حلال چیز کا استعمال کرنا ممکن ہو تو پھر حرام چیز کا استعمال کرنا حرام ہی ہوگا۔

جیسا کہ وہاں کسی کے پاس کھانے اور پینے کی حلال چیز ہو اور اس کو خریدنے کی طاقت بھی ہو تو اس سے خرید کر اپنی ضرورت پوری کرے اس صورت میں حرام چیز کا استعمال کرنا حرام ہوگا کیونکہ اس شخص کے لیے ضروری ہے کہ اس شخص سے خرید کر اپنی

ضرورت کو پورا کرے۔ (بحوالہ: ایضاً، الموسوعۃ الفقہیہ)

ضرورت کی صورت مذکورہ میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا موقف

صورت مذکورہ میں امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا موقف یہ ہے کہ صورت مذکورہ میں سامان والے سے لڑائی کر کے خرید کر کھائے (جبکہ خوشی سے چیز نہ بیچتا ہو) مگر لڑائی میں صرف ہاتھ استعمال کرے اور کسی ہتھیار کا استعمال نہ کرے۔

(٤) ضرورت کے وقت جس چیز کے استعمال کی اجازت ہے اس سے لذت اور آرام مقصود نہ ہو بلکہ صرف بھوک مٹانا اور جان بچانا مقصود ہو اس لیے صرف قدر ضرورت کھانے کی اجازت ہے کیونکہ ضرورت بقدر ضرورت ہوا کرتی ہے۔

(الاشباہ و النظائر ج ١ ص ٢٧٦، اصول الفقه لابی زهره ص ٢٩٤)

(٥) مہلک مرض کی صورت میں کسی حرام چیز کا استعمال اسی وقت ہوگا جب ماہر ڈاکٹروں اور حکما (جو ماہر غیر فاسق مسلمان ہو) کی تجویز کے مطابق اس چیز سے مرض کا شفا پانا عادۃً یقینی ہو اور اس کے سوا کوئی اور حلال دوا موجود نہ ہو۔ (الاشباہ والنظائر)

دعوت فکر:

البتہ جائز دوائیں اور بھی موجود ہیں مگر حرام دوا سے مریض کو جلد آرام آجائے گا تو اس صورت کا تعلق ضرورت سے نہیں بلکہ حاجت سے ہوگا تو اس صورت میں حرام چیز کا استعمال حرام ہی ہوگا۔

ضرورت کی دو قسمیں ہیں۔

(١) ضرورت عامہ (٢) ضرورت خاصہ

ذیل میں وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) ضرورت عامہ:

ایسی ضرورت کا نام ہے جس کے ساتھ عام لوگوں کا تعلق ہوتا ہے۔ عام یا اکثر لوگ اس امر میں مبتلا ہوا کرتے ہیں اور عام لوگوں کو اس امر سے بچنے کے لیے چارہ کار نہیں ہوتا جیسے عقد مزارعت (یعنی کھیتی باڑی ٹھیکے پر دینا) عقد اجارہ (کرایہ وغیرہ پر مکان وغیرہ لینا دینا) عقد مضاربت (کاروبار اس طرح کا کہ رقم ایک آدمی کی اور کام دوسرے آدمی کا اور نفع کی تقسیم جس طرح بھی متعین ہو جائے) ان تمام مسائل میں منافع کی جہالت کی وجہ سے اُصولاً قاعدۃً جائز نہیں ہوتا لیکن ضرورت عامہ اور حاجت عامہ کی وجہ سے اس کی گنجائش دی گئی ہے۔

(۲) ضرورت خاصہ:

ضرورت خاصہ اس کو کہا جاتا ہے جس کا تعلق ہر فرد کے ساتھ تو نہیں ہوتا بلکہ واحد یا مخصوص افراد کے ساتھ ہوتا ہے جیسا کہ محرم کا ضرورت کی بنا پر ھدی (قربانی کا جانور) کے جانور پر سوار ہونا اور خارش اور کھجلی کی وجہ سے ریشم کا کپڑا پہن لینا اور نابالغ یا نابالغہ لڑکی کا نکاح ولی ابعد (باپ اور دادا کے علاوہ) کے کر دینے سے بوقت بلوغ خیار بلوغ کا حاصل ہونا وغیرہ۔

(ضرورت و حاجت کا احکام شرعیہ میں اعتبار ص ۳۸۵)

ضرورت کی اقسام باعتبار حقوق کے

ضرورت کی باعتبار حقوق کے چار اقسام ہیں۔

۱) حرمت کا تعلق حقوق اللہ سے اور جان کی حفاظت سے متعلق ہو۔

۲) حرمت کا تعلق حقوق اللہ سے اور ایمان و کفر سے متعلق ہو۔

۳) حرمت کا تعلق حقوق العباد میں سے حقوق مال کے ساتھ ہو۔

۴) حرمت کا تعلق حقوق العباد میں سے حقوق جانی کے ساتھ ہو۔

ذیل میں چار اقسام کو قدر تفصیل کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

(ایضاً)

(۱) حرمت کا تعلق حقوق اللہ سے ہو اور جان کی حفاظت سے متعلق ہو

جیسا کہ کوئی شخص بھوک یا پیاس کی وجہ سے اس حد تک مجبور ہو جائے کہ اگر اشیاء محرمہ (حرام چیزوں) کو استعمال نہیں کرے گا تو ہلاکت کا خطرہ ہے تو ایسی صورت میں بقدر ضرورت مذکورہ اشیاء محرمہ (حرام چیزوں) کو اختیار کر کے جان کی حفاظت کر لینا فرض ہے اور اگر اختیار نہ کر کے مر جائے تو وہ شخص سخت گنہگار ہو گا تو اس کو امام ابو بکر جصاص نے احکام القرآن میں ان الفاظ کے ساتھ نقل فرمایا ہے۔

''اسی وجہ سے ہمارے اصحاب نے فرمایا کہ جس شخص کو میتہ یعنی مردار کھانے پر مجبور کیا جائے اور اس نے اس کو نہیں کھایا یہاں تک کہ وہ مر گیا تو وہ اللہ تعالیٰ کا نافرمان ٹھہرے گا اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی شخص خود مردار کھانے پر مجبور ہو جائے بایں طور کہ اس کے پاس سوا اس کے کوئی چیز کھانے کی میسر نہ ہو اور وہ اسی حالت میں مر گیا تو وہ گنہگار ہو گا۔''

(احکام القرآن لجصاص ج ۱ ص ۱۲۹)

(۲) دوسری قسم حرمت کا تعلق حقوق اللہ میں سے ہو اور ایمان و کفر سے متعلق ہو

ضرورت کی وجہ سے امر محرم (حرام کام) کے اختیار کرنے میں حرمت کا تعلق حقوق اللہ سے ہے مگر ایمان و کفر سے متعلق ہے مثلاً کسی کلمہ کفریہ کے استعمال کرنے پر

قتل کے ذریعہ سے یا قطع اعضاء کے ذریعہ سے مجبور کیا تو کلمہ کفریہ اختیار (یعنی صرف زبانی طور پر ہو دل میں ایمان کا اطمینان ہو) کر کے جان کی حفاظت کر لینا جائز تو ہے مگر واجب نہیں ہے نیز اگر ایسی حالت میں کلمہ کفریہ جاری کیے بغیر جان کو خطرے میں ڈال دیتا ہے تو گنہگار نہ ہوگا بلکہ عند اللہ اجر و ثواب کا مستحق ہوگا۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

اور اگر کلمہ کفریہ پر بذریعہ قتل یا قطع اعضاء کے مجبور کیا گیا تو اس کو کلمہ کفریہ بولنے کی اجازت تو ہے اگر کلمہ کفریہ بول دیا حالانکہ دل اس کا مطمئن ہے تو گنہگار نہیں ہوگا اور اگر اس نے برداشت کر لیا یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا تو ثواب کا مستحق ہوگا۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۵ ص ۳۸ کراچی)

(۳) تیسری قسم حرمت کا تعلق حقوق العباد میں سے حقوق مال کے ساتھ ہو

ضرورت اور مجبوری کی وجہ سے شئی محرم میں حرمت کا تعلق حقوق العباد میں سے حقوق مالیہ سے ہو جیسے مثلاً اگر اپنے پاس جان بچانے کے لیے کوئی چیز موجود نہیں ہے اور غیر کا مال موجود ہے تو ایسی صورت میں غیر کا مال استعمال کر کے اپنی جان کی حفاظت کر لینے کی اجازت ہے واجب نہیں ہے۔

(ضرورت و حاجت کا احکام شرعیہ میں اعتبار ص ۳۵۵)

(۴) چوتھی قسم حرمت کا تعلق حقوق العباد میں سے حقوق جانی کے ساتھ ہو

حالت اضطراری کی وجہ سے امر حرام کے اختیار کرنے میں حقوق العباد حقوق جان سے متعلق ہو مثلاً غیر کو قتل کرنے پر قتل کے ذریعہ مجبور کیا جائے یا قطع اعضاء کے ذریعہ سے مجبور کیا جائے تو ایسی صورت میں غیر کو قتل کر کے اپنی جان بچانا جائز نہیں اس لیے کہ اپنی جان مارنے کے مقابلہ میں غیر کی جان مارنے میں فساد اور بگاڑ زیادہ

ہے۔

الاشباہ والنظائر میں ہے۔

وَلَوْ اُكْرِهَ عَلٰى قَتْلِ غَيْرِهٖ بِقَتْلٍ لَايُرْخَصُ لَهٗ فَاِنْ قَتَلَهٗ اَثِمَ لِاَنَّ مَفْسِدَةَ قَتْلِ نَفْسِهٖ اَخَفُّ مِنْ مُفْسَدَةِ قَتْلِ غَيْرِهٖ

"اگر کوئی شخص قتل کے ذریعہ غیر کے قتل پر مجبور کیا جائے تو اس کو اجازت نہیں ہوگی چنانچہ اگر اس نے غیر کو قتل کر دیا تو گنہگار ہوگا کیونکہ اپنی ذات کے قتل کرنے کا فساد غیر کے قتل کرنے کے فساد سے آسان ہے۔"

(الاشباہ والنظائر ج ۱ ص ۱۱۹)

بحر الرائق میں ہے۔

وَلَوْ اُكْرِهَ عَلٰى قَتْلِ غَيْرِهٖ مِنْ قَتْلٍ لَا يُرَخَّصُ لَهٗ لِاِحْيَاءِ نَفْسِهٖ

اور اگر دوسرے کے قتل پر بذریعہ قتل مجبور کیا تو اس کے لیے اپنی جان بچانے کی خاطر اس کی اجازت نہیں ہوگی۔

(بحر الرائق ج ۹ ص ۷۴)

الباب الخامس:

اسلام کی نشرواشاعت کی ضرورت اور مجبوری کے پیش نظر فوٹو کا شرعی حکم

ضرورت کا شرعی معنیٰ بیان ہو چکا ہے۔ ناظرین کی آسانی کے پیش نظر ہم پھر بیان کردیتے ہیں ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

ضرورت کا معنیٰ یہ ہے کہ آدمی کا اس حد کو پہنچ جانا کہ اگر ممنوع چیز کو نہ کھائے یا نہ کرے تو ہلاک ہو جائے گا یا ہلاک ہونے کے قریب ہو جائے گا مثلاً ایک شخص کے پاس کھانے اور پینے کی کوئی چیز نہیں ہے اگر وہ مردار نہ کھائے تو مرجائے گا یا بیمار ہے تو ڈاکٹر اور حکیم ماہرین (مسلمان غیر فاسق) نے کہا ہے کہ اگر شراب نہیں پیئے گا تو عادۃً یقیناً مرجائے گا اور اس مریض کے لیے متبادل کوئی اور حلال دوائی بھی موجود نہیں ہے تو اسے جان بچانے کے لیے حرام چیز کا استعمال جائز ہے المختصر ضرورت اور مجبوری کے وقت بعض محرم شئ (حرام شئے) کا استعمال یا بعض محرم فعل (حرام کام) کا کرنا اس وقت جائز ہوگا جب ضرورت کا معنیٰ بھی بھرپور اور مکمل پایا گیا ہو اور کوئی متبادل طریقہ بھی نہ پایا جائے تو وہ بعض فعل حرام اور وہ بعض شئ حرام کرنے اور کھانے میں رخصت ہوگی۔

مقام افسوس:

عوام وخواص میں رواج پھیل گیا ہے کہ انہوں نے اپنے ہی خیال اور اپنی

خواہش کے مطابق ضرورت کا معنیٰ بنالیا اس کے مطابق عمل کرنے لگے حالانکہ اس طرح کرنا شریعت کے خلاف عمل کرنا ہے مثلاً تیمّم کی رخصت کب ہوگی، بیٹھ کر نماز کب پڑھی جائے گی، نماز کب توڑنی جائز ہوگی وغیرہ وغیرہ یہ ہم احکام شرعیہ شریعت سے سیکھیں اپنی مرضی سے بغیر کسی عذر شرعی کے تیمّم کرے گا تو اس کا وہ تیمّم شریعت میں معتبر نہیں ہوگا اور گنہگار بھی ہوگا اسی طرح فوٹو اور ویڈیو کی اسلام میں نشرواشاعت کے لیے ہرگز اجازت نہیں حرام ہی ہے کیونکہ تبلیغ کے اور بہت سے جائز طریق کار بھی میسر ہیں۔

(۱) مثلاً بغیر تصویر کے کیسٹیں اور نیٹ پر بیان وغیرہ دینی معلومات پہنچائی جائیں اور مروج فوٹو کشی میں ضرورت شرعی والا معنیٰ نہیں پایا جاتا کیونکہ تبلیغ صرف آواز سے ہوسکتی ہے جس میں فوٹو کا قطعاً دخل نہیں لہٰذا مروج فوٹو اور ویڈیو جو اسلامی جلسوں میں بنائی جائیں یہ حرام ہی ہوں گی۔

مروّج فوٹو اور ویڈیو کے حکم شرعی کی تفصیل وتوضیح بیان کرنے سے پہلے ناظرین کی خدمت میں ضرورت کے مراتب بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

ضرورت کا لفظ پانچ معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

(۱) ضرورت بمعنیٰ اضطرار　(۲) ضرورت بمعنیٰ حاجت

(۳) ضرورت بمعنیٰ منفعت　(۴) ضرورت بمعنیٰ زینت

(۵) ضرورت بمعنیٰ فضول

(فتح القدیر ص ۱۴۰، بحوالہ ضرورت اور حاجت کا احکام شرعیہ میں اعتبار ص ۴۹، ۲۴۸)

ذیل میں ضرورت کے تمام معانی کی وضاحت کی جاتی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) ضرورت بمعنیٰ اضطرار:

ایسی شدید مجبوری اور مصیبت میں مبتلا ہو جانا اگر حرام کا استعمال نہ کیا جائے تو جان کی ہلاکت کا یا اعضاء کی ہلاکت کا خطرہ ہے تو ایسی ضرورت کی وجہ سے بعض حرام امور کا اختیار کر لینا جائز ہوتا ہے جن کی حرمت (حرام ہونا) قطعی الثبوت اور قطعی الدلالت ہوا کرتی ہے جیسے (۱) مردار کا کھانا، (۲) سور کا کھانا (۳) شراب پینا (۴) کلمہ کفریہ کا زبان پر جاری کرنا۔

(۲) ضرورت بمعنیٰ حاجت:

ایسی مجبوری اور پریشانی میں مبتلا ہو جانا اگر حرام اشیاء کا استعمال نہ کیا جائے تو جان اور ہلاکت کا خطرہ تو نہیں ہے مگر سخت اور دشوار کن حالات سے دوچار ہونا پڑے گا تو ایسی حالت ضرورت کی وجہ سے ایسی حرام اشیاء کا اختیار کرنا جائز نہیں ہوتا جن کی حرمت قطعیت کے ساتھ ثابت ہو لہٰذا ضرورت بمعنیٰ حاجت کی وجہ سے مردار کا کھانا، شراب پینا اور کلمہ کفریہ اور ان جیسے حرام کاموں کا اختیار کرنا جائز نہیں ہے۔

طحاوی شریف میں ہے۔

وَالْحَاجَةُ كَالْجَائِعِ لَوْلَمْ يَجِدْمَا يَاكُلُهُ لَمْ يَهْلِكْ غَيْرَ اَنَّهُ يَكُوْنُ فِيْ جُهْدٍ وَمُشَقَّةٍ

ضرورت بمعنیٰ حاجت جیسا کہ بھوکا آدمی اگر کھانے حلال کو نہ پائے تو ہلاک تو نہیں ہوتا البتہ یہ بات ہے کہ تکلیف اور مشقت

هَـذَا لَا يُبِيْحُ الْحَرَامَ وَيُبِيْحُ الْفِطْرَفِي الصَّوْمِ (طحاوی شریف)

میں پڑے گا اور اس درجہ کی ضرورت قطعی حرام کو حلال نہیں کرتی البتہ روزے دار کے لیے افطار کرنے اور توڑنے کی اجازت ہے

البتہ ضرورت بمعنیٰ حاجت کی وجہ سے جو تکلیف ومشقت پیش آتی ہے اس کو رفع کرنے کے لیے ایسے ممنوع کا اختیار کرنا جائز ہے جن کی ممانعت دلیل قطعی سے ثابت نہیں بلکہ صرف دلیل ظنی سے ثابت ہے جیسا کہ عذر سے روزہ توڑنا کیونکہ روزہ توڑنے کا حکم دلیل ظنی یعنی حدیث سے ثابت ہے۔ اس لیے ضرورت بمعنی حاجت کی وجہ سے روزہ توڑ دینا مباح اور جائز ہوا کرتا ہے حموی کی عبارت تُبِيْحُ الْفِطْرَفِيْ الصَّوْمِ سے واضح ہوتا ہے یعنی حاجت روزے کے افطار کرنے کو جائز کر دیتی ہے۔

(۳) ضرورت بمعنیٰ منفعت:

جیسا کہ کوئی شئی گیہوں، (گندم) کی روٹی اور بکرے کا گوشت روغن دار کھانے کی خواہش کرنا ہے اس کی وجہ سے کسی قسم کے حرام یا مکروہ تحریمی امور کا اختیار کرنا جائز نہیں بلکہ صرف مباح امور کرنا جائز ہوسکتا ہے۔ حموی تحریر فرماتے ہیں۔

اَلْمَنْفِعَةُ كَالَّذِيْ يَشْتَهِيْ خُبْزَ الْبُرِّ لَحْمَ الْغَنَمِ وَالطَّعَامَ الْمُسَّمَنَ

منفعت جیسے کوئی شئی گندم کی روٹی بکرے کا گوشت اور مرغن کھانے کھائے

(حموی علی هامش الاشباه والنظائر ص ۱۴۱)

(۴) ضرورت بمعنیٰ زینت:

جیسا کہ چراغ کی جگہ فانوس وغیرہ استعمال کرنا۔

(۵) ضرورت بمعنیٰ فضول:

بغیر کسی نیت خیر کے گھر میں چراغاں کرنا۔

پانچ مراتب کی وضاحت کے بعد خوب معلوم ہو گیا بعض حرام اشیاء اور افعال جائز صرف بمعنیٰ اضطرار میں ہوتے ہیں باقی حاجت، منفعت، زینت اور فضول میں حرام کی اجازت نہیں ہوا کرتی بلکہ حاجت منفعت زینت اور فضول میں حرام چیز حرام ہی ہوگی۔

مروّج فوٹو اور ویڈیو کے حکم شرعی بیان کرنے سے پہلے فقہاء عظام کے سات اصول فتاویٰ رضویہ سے نقل کیے جاتے ہیں بطور تمہید ملاحظہ فرمائیں۔

فتاویٰ رضویہ ۲۱/۲۰۲ میں امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اصل عبارت ذیل میں دی جاتی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) الاصل الاول:

پہلا قاعدہ اس طرح ہے

دَرْءُ الْمَفَاسِدِ اَهَمُّ مِنْ جَلْبِ الْمَصَالِحِ — مفسدہ (فساد) کا دفع مصلحت کی تحصیل سے زیادہ اہم ہے۔

(الاشباہ و النظائر القاعدہ الخامسہ ادارۃ القرآن کراچی)

حدیث شریف میں ہے۔

تَرْكُ ذَرَّةٍ مِمَّانَهَى اللّٰهُ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ — ایک ذرہ ممنوع شرعی کا چھوڑ دینا جن و انس کی عبادت سے افضل ہے۔

(الاشباہ و النظائر و الفن الاول القاعدہ الخامسہ ادارۃ القرآن کراچی ۱/۱۲۵)

(۲) الاصل الثانی:

الاشباہ والنظائر میں ہے۔

اَلضَّرُوْرَاتُ تُبِيْحُ الْمَحْظُوْرَاتِ — مجبوریاں ممنوع اشیاء کو جائز کر دیتی ہیں۔

(الاشباہ و النظائر القاعدہ الخامسہ ادارۃ القرآن کراچی)

سیدی امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں قاعدہ مذکور کا استنباط اس آیت کریمہ فاتقو الله ما استطتم (القرآن الکریم ۲ پارہ ۲۸۶ آیت) یعنی جس کی طاقت رکھتے ہو اس چیز سے پرہیزگاری کرو اسی طرح آیت کریمہ سے لا یکلف الله نفسا الا وسعها (القرآن الکریم ۱۶ پارہ ۶۴ آیت) اللہ تعالیٰ کسی جان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں رکھتا۔

(۳) الاصل الثالث:

مَنِ ابْتُلٰى بِبَلِيَّتَيْنِ اخْتَارَ اَهْوَنَهُمَا — جو شخص دو مصیبتوں میں مبتلا ہو جائے ان میں سے ہلکی کو اختیار کرے۔

(کشف الخفاء حدیث ۲۳۹۸)

(۴) الاصل الرابع:

الاشباہ والنظائر میں ہے۔

اَلضَّرَرُ یُزَالُ

نقصان کودور کیا جاتا ہے

(الاشباہ االنظائرادارۃ القرآن ج ۱ ص ۱۱۸)

اللہ تعالیٰ کاارشادگرامی ہے۔

مَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ

تم پردین میں کوئی تنگی نہ رکھی۔

(القرآن الکریم ۲۲ آیت ۷۸)

حضورسیدعالم ﷺ نے فرمایا:

لَاضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ عُبَادَۃَ وَکَاَحْمَدَ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہم بِسَنَدٍ حَسَنٍ

نہ ضررلو نہ ضرردو ابن ماجہ نے روایت کیا حضرت عبادہ سے اور امام احمد نے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم سے سند حسن کے ساتھ روایت کیا۔

(ابن ماجہ کتاب الاحکام باب من بنی فی حقہ، مایضر بجارہ الخ ایچ ایم سعید کراچی)

ارتکاب ممنوع بھی ضرر ہے تو یہ اصل اول سے موافق ہے انسانی ضرورت بھی ضرر ہے تو اصل دوم کے مطابق ہے۔

(۵) الاصل الخامس:

الاشباہ والنظائر میں ہے۔

اَلْمُشَقَّۃُ تَجْلِبُ التَّیْسِیْرَ

مشقت آسانی لاتی ہے۔

(الاشباہ والنظائر الفن الاول القاعدہ الرابعہ ادارۃ القرآن کراچی ج ۱ ص ۱۸۹)

الاشباہ والنظائر میں ہے

مَا ضَاقَ اَمْرٌ اِلَّا اتَّسَعَ

کوئی معاملہ تنگ نہیں ہوا مگر اس میں کشادگی رکھی گئی ہے۔

(ایضاً ج ۱ ص ۱۱۷)

اللہ تعالیٰ کاارشادگرامی ہے۔

یُرِیْدُاللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ

اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا۔

(القرآن الکریم ۲/۱۸۵)

(۶) الاصل السادس:

الاشباہ والنظائر میں ہے۔

مَا حَرَّمَ اَخْذُہٗ حَرَّمَ اِعْطَاءُہٗ

جس کا لینا حرام ہے اس کا دینا بھی حرام ہے

اللہ تعالیٰ کاارشادگرامی ہے۔

لَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (القرآن الکریم)

گناہ اور حد سے بڑھنے پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔

(۷) الاصل السابع

بخاری شریف میں ہے۔

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ لِكُلِّ امْرِئٍ مَّانَوٰى

اعمال کا مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہ ہے جس کی وہ نیت کرتا ہے۔

(صحیح البخاری باب کیف بدء الوحی قدیمی کتب خانہ ۱/۲)

اللہ تعالیٰ کا ارشادگرامی ہے۔

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ

اے ایمان والو! آپ ٹھیک رہو دوسرے کا بہکنا تمہیں ضرر نہ دے گا جب تم راہ پر ہو۔

(القرآن الکریم پارہ ۵ آیت ۱۰۵)

دوسرے شخص کی ضرورت پر حرام کام کرنے میں رخصت

چند امور ایسے ہیں دوسرے شخص کی ضرورت کا لحاظ کرتے ہوئے حرام کام کے کرنے میں رخصت ہے۔

المختصر اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اسلام نے ہر جگہ اور ہر موقع پر آسانی کا لحاظ کیا ہے۔

(۱) دریا کے کنارے پر نماز پڑھتا ہے اور کوئی شخص ڈوبنے لگا اور یہ بچا سکتا ہے لازم ہے کہ نیت توڑے (یعنی نماز کو توڑ دے) اور اسے بچائے حالانکہ ابطال عمل حرام تھا یعنی نماز کا توڑنا ناجائز تھا لیکن اب نماز بھی توڑ دے گا یعنی نماز توڑنے میں رخصت ہے۔

اللہ جل جلالہ کا ارشادگرامی ہے۔

لَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَكُمْ

اپنے اعمال کو باطل نہ کرو۔

(القرآن الکریم پارہ ۲۷ آیت ۳۳)

(۲) نماز کا وقت تنگ ہے ڈوبتے کو بچانے سے وقت نکل جائے گا بچائے اور نماز قضا پڑھے اگرچہ قضا کرنا حرام تھا۔

(۳) نماز کا وقت جارہا ہے اور قابلہ (دائی بچے کی پیدائش میں معاون) اگر نماز میں مشغول ہو جائے بچہ کے ضائع ہونے کا سخت اندیشہ ہے نماز کی تاخیر کرے حالانکہ قصداً نماز قضا کرنا حرام ہے۔

(۴) نماز پڑھتا ہے اور اندھا کنویں کے قریب پہنچا اور اگر یہ نہ بتائے تو وہ کنویں میں گر جائے گا نیت توڑ کر بچانا واجب ہے۔

الاشباہ میں ہے۔

تَخْفِيْفَاتُ الشَّرْعِ اَنْوَاعٌ اَلْخَامِسُ تَخْفِيْفُ تَاخِيْرٍ كَتَاخِيْرِ الصَّلٰوةِ عَنْ وَقْتِهَا فِيْ حَقِّ مُشْتَغِلٍ بِاِنْقَاذِ غَرِيْقٍ وَنَحْوِهٖ

''شریعت کی سہولتوں کی کئی قسم ہیں پانچویں قسم یہ ہے کہ تاخیر کی سہولت ہے جیسے وہ شخص جو کسی ڈوبتے ہوئے کو بچائے تو اس کا اپنی نماز میں تاخیر کرنے کی اجازت ہے۔''

(الاشباہ والنظائر۔ الفن الاول القاعدالرابعہ ادارۃ القرآن کراچی ج ۱ ص ۱۱۷)

ردالمحتار میں ہے

جَازَ قَطْعُ الصَّلٰوۃِ اَوْ تَاخِیْرُھَا لِخَوْفِہٖ عَلٰی نَفْسِہٖ اَوْمَا لِہٖ اَوْ نَفْسِ غَیْرِہٖ اَوْ مَا لِہٖ کَخَوْفِ الْقَابِلَۃِ عَلَی الْوَلَدِ وَالْخَوْفِ مِنْ تَرْدِی اَعْمٰی وَخَوْفِ الرَّاعِی مِنَ الذِّئْبِ وَاَمْثَالِ ذٰلِکَ

”نماز توڑ دینا یا اس میں تاخیر کرنا جائز ہے جبکہ کسی شخص کو اپنی جان یا اپنے مال کا خطرہ ہو یا کسی دوسرے کی جان و مال کے تباہ ہونے کا اندیشہ ہو جیسے دایہ کا بچے کی پیدائش کے وقت کا ڈر یا اندھے کا کنویں میں گر جانے کا خوف یا چرواہے کا بھیڑیئے سے خطرہ یا اس قسم کے دوسرے مواقع ہیں“

(ردالمحتار داراحیا التراث العربی بیروت)

اقول۔ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں میں کہتا ہوں یہ بھی حقیقتاً اپنے نفس کی طرف راجع ہے کہ یہ شرعاً ان کے بچانے پر مامور ہے فوٹو اور ویڈیو کا شرعی حکم بیان کرنے کے لیے ہم فتاویٰ رضویہ سے ایک سوال اور امام احمد رضا قدس سرہ کا فتویٰ پیش کرتے ہیں تاکہ فوٹو اور ویڈیو کا اسلامی جلسوں اور دعوت اسلام کے لیے شرعی حکم واضح ہو جائے ذیل میں سوال اور جواب کی اصل عبارت نقل کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ از ڈربن ناٹال جنوبی افریقہ مسئولہ مولوی عبدالعلیم صاحب قادری برکاتی رضوی میرٹھی (خلیفہ اعلیٰ حضرت) ۲۱ صفر ۱۳۳۷ھ

مَا قَوْلُکُمْ اَیُّھَا الْعُلَمَاءُ الْکِرَامُ اے معزز اہل علم مسئلہ ذیل کے متعلق تمہارا کیا ارشاد

ہے حکومت کی طرف سے اعلان ہوا ہے کہ اگر کوئی شخص ہندوستان سے باہر جانا چاہے یا باہر سے ہندوستان آنا چاہے تو اس کو گورنمنٹ سے ایک اجازت نامہ جس کو بزبان انگریزی پاسپورٹ کہتے ہیں لینا ضروری ہوگا ورنہ داخلہ اور خارجہ کی اجازت نہ دی جائے گی یہ اجازت نامہ مل سکتا ہے۔ تاوقتیکہ ایک تصویر کم از کم نصف حصہ اعلیٰ بدن کی اجازت لینے والا داخل کرے اس تصویر کی تین نقلیں ہوں گی جو تینوں ہی بھیجی جائیں گی۔ دو تو گورنمنٹ میں محفوظ رہیں گی اور ایک اجازت نامہ کے ساتھ واپس مل جائے گی جس کا اجازت لینے والے کو اپنے پاس رکھنا ضروری ہے بعض اشخاص مسلمان اپنے اہل وعیال سے دور بعض تجارتی کاروبار میں مبتلا نقل وحرکت کے بغیر چارہ نہیں اور بعض علماء کو اعلائے کلمۃ الحق کے لیے باہر جانے یا جاکر واپس آنے کی ضرورت ایسی شدیدہ ضرورت میں جہاں بعض شکلوں میں دینی نقصان بھی ہیں اجازت لینے کی غرض سے نصف اعلیٰ بدن کی تصویر کھینچوانا بذریعہ فوٹوگراف جائز ہے یا نہیں اور اس اجازت نامہ کو اپنے پاس رکھنا جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا بیان فرمائیں اور اجر وثواب پائیں۔

الجواب:

اس میں شک نہیں کہ ذی روح کی تصویر کھینچنی بالاتفاق حرام ہے اگرچہ نصف اعلیٰ بلکہ صرف چہرہ کی ہو کہ تصویر چہرہ ہی کا نام ہے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ شرح معانی الآثار میں سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔

اَلصُّوْرَۃُ الرَّاْسُ　　تصویر چہرہ ہی کا نام ہے۔

(شرح معانی الآثار ـ کتاب الکراهیة باب التصاویر فی الثوب ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ج ۲ ص ۴۰۳)

خوب یاد رکھ لینے کے قابل ہے کہ سر کی تصویر کے لیے یہ حکم نہیں کیونکہ وہ جائز نہیں اس لیے کہ تصویر چہرہ ہی کا نام ہے جبکہ چہرہ سر کے ساتھ ملا ہوا ہے المختصر سر کی چہرہ کے ساتھ تصویر بھی جائز نہیں ہے البتہ ان کے پاس رکھنے میں اختلاف ہے اور صحیح اور معتمد یہ ہے کہ ان کا بھی رکھنا حرام ہے جیسا کہ پوری تصویر کا مگر جبکہ اتنی چھوٹی ہو کہ زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھنے سے اعضاء کی تفصیل نظر نہ آئے یا ذلت کی جگہ مثلاً فرش پر جہاں پاؤں لگتے ہیں اور اگر چہرہ بگاڑ دیں یا کاٹ دیں یا مٹا دیں ان صورتوں میں پوری تصویر بھی رکھنی جائز ہے یا ضرورت مجبوری ہو جیسے سکہ کی تصویریں ان صورتوں میں اگر چہ رکھنا جائز ہے مگر کھینچنا پھر بھی حرام ہوگا جیسا کہ فقہاء کے قول سے اس کی تصریح موجود ہے۔

ملاحظہ فرمائیں۔

لِاِطْلَاقِ نُصُوْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ اَحَادِیْثٍ مُتَوَاتِرَةٍ ثُمَّ اِطْلَاقُ الْاَئِمَّةِ فِیْ کُتُبٍ مُتَکَاثِرَةٍ

فتاویٰ رضویه ۲۱/۹۲

”اس لیے کہ حضور ﷺ سے اس کے متعلق متواترہ حدیثوں میں مطلق نصوص وارد ہوئی ہیں اور پھر آئمہ کرام نے متعدد کتابوں میں اس کو علی الاطلاق بغیر کسی قید کے ذکر فرمایا ہے۔“

یہاں پر یہ بات خوب یاد رکھ لیں جس کا کھینچنا حرام ہے اس کا کھنچوانا بھی حرام ہے۔

(فتاویٰ رضویه ج۲۱ ص ۱۹۶)

شرع مطہرہ کا قاعدہ ہے۔ الاشباہ والنظائر میں ہے۔

مَا حَرَّمَ اَخْذُهٗ حَرَمَ اِعْطَاؤُهٗ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

جس چیز کا لینا حرام ہے اس کا دینا بھی حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ گناہ پر امداد نہ دیں۔

(الاشباہ والنظائر القاعدة الرابعة عشر ج ۱ ص ۱۸۹)

مگر مواضع ضرورت مستثنیٰ رہتے ہیں۔ الاشباہ والنظائر میں ہے۔

اَلضَّرُوْرَاتُ تُبِیْحُ الْمَحْظُوْرَاتِ

ضرورتیں یعنی مجبوریاں ممنوعات کو مباح کر دیتی ہیں۔

(ایضاً ج ۳ ص ۷۸۰)

نیز شرع شریف میں حرج بین وضرورت ومشقت شدیدہ کا بھی لحاظ کیا گیا ہے۔

مَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام میں کوئی تنگی نہیں رکھی۔

(القرآن الکریم پارہ ۵ آیت ۷۹)

لَاضَرَرَ وَلَاضِرَارَ

نہ کسی سے نقصان اٹھاؤ اور نہ کسی کو پہنچاؤ۔

(مسند امام احمد بن حنبل المکتبة الاسلامی بیروت ج ۱ ص ۳۱۳)

يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ

اللہ تعالیٰ تم پر آسانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے وہ کسی تنگی میں ڈالنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔

(القرآن الکریم پارہ ۲ آیہ ۱۸۵)

ہاں مجرد اور محض تحصیل منفعت کے لیے کوئی ممنوع مباح نہیں ہوسکتا مثلاً جائز نوکری تیس (۳۰) روپے ماہوار کی ملتی ہے اور ناجائز ڈیڑھ سو (۱۵۰) روپے مہینہ کی تو اس کو ایک سو بیس روپے ماہانہ نفع کے لیے ناجائز کا اختیار حرام ہے۔

فتاویٰ قاضی خاں میں ہے۔

رَجُلٌ اٰجَرَ نَفْسَهٗ مِنَ النَّصَارٰی لِضَرْبِ النَّاقُوْسِ كُلَّ يَوْمٍ بِخَمْسَةِ دَرَاهِمَ وَيُعْطِيْ فِيْ عَمَلٍ اٰخَرَ كُلَّ يَوْمٍ دِرْهَمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَّطْلُبَ الرِّزْقَ مِنْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ

"(فتاویٰ قاضی خان کتاب الحظر والاباحت مطبع دھلی ج ٤ ص ٧٨٠)

ایک شخص نے عیسائیوں کے ہاں اجرت پر بگل بجانے کی ملازمت اختیار کی اس شرط پر کہ اسے یومیہ پانچ درھم ملیں گے اور کسی دوسرے (جائز کام) پر ہر روز اسے ایک درھم دیئے جانے کا وعدہ ہوا تو پھر اس پر لازم ہے کہ وہ دوسری جگہ رزق حلال تلاش کرے لہٰذا تھوڑی اجرت پر جائز کام کرے اور زیادہ پر حرام کام نہ کرے۔

سیدی امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں:

اس سوال کے ورود (وارد ہونے) پر ہم نے ایک رسالہ "جلی النص فی

اماکن الرخص" تحقیقات جلیلہ پر مشتمل لکھا ہے ان تمام مباحث کی تنقیح وتشریح اس میں ہے تصویر کھنچوانے میں معصیت بوجہ اعانت معصیت (گناہ) ہے۔ پھر اگر بخوشی ہو بلاشبہہ خود کھینچنے ہی کی مثل ہے یونہی اگر اسے کھینچوانا مقصود نہیں ہے بلکہ دوسرا مقصد مباح مثلاً کوئی جائز سفر مگر قانوناً تصویر دینی ہوگی اگر وہ مقصد ضرورت و حاجت صحیحہ موجب حرام وضرر ومشقت شدید تک نہ پہنچا جب بھی ناجائز کہ منفعت کیلئے ناجائز جائز نہیں ہوسکتا اور اگر یہ حالت ہے تو ایسی صورت میں فعل کی نسبت فاعل پر مقتصر رہتی ہے اور یہ اس نیت سے بری اور اپنے اوپر سے دفع حرج وضرر کا قاصد ہونے کے سبب (لَاتَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی: القرآن الکریم ۶/۱۶۴) کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا اور (اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِءٍ مَّانَوٰی) اعمال کا مدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کے لیے وہی کچھ ہے جس کا اس نے ارادہ کیا ہے فائدہ پاتا ہے۔

فتح القدیر میں ہے۔

مَا ذُكِرَ اَنَّهٗ لَا يَتَوَصَّلُ اِلَى الْحَجِّ اِلَّا بِارْشَائِهِمْ فَتَكُوْنُ الطَّاعَةِ سَبَبَ الْمَعْصِيَّةِ فِيْهِ نَظْرٌ بَلْ الْاِثْمُ فِيْ مِثْلِهٖ عَلَى الْاٰخِذِ لَا الْمُعْطِيْ عَلٰى مَا عُرِفَ مِنْ

جو کچھ ذکر کیا گیا ہے یہ ہے کہ ادائیگی حج کا سوائے رشوت دینے کے اور کوئی ذریعہ نہیں تو پھر اس صورت میں طاعت گناہ کا سبب ہو جائے گا اس پر اعتراض ہے اور اشکال ہے وہ یہ کہ اس نوع کے مسائل میں رشوت لینے والے کو گناہ ہوگا

تَقْسِیمِ الرِّشْوَۃِ فِیْ کِتَابِ الْقَضَاءِ — نہ کہ دینے والے کوجیسا کہ کتاب القضاء میں تقسیم رشوت میں موجود ہے

(فتح القدیر کتاب الحج مقدمہ یکرہ الخروج الی الحج مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ج ۲ ص ۳۲۹)

اب فوٹو کی ضرورت ہے کہ چونکہ اہل وعیال کے پاس جانا ہے لہٰذا بیشک یہ ضرورت ہے رؤف ورحیم ﷺ کی شریعت ہرگز یہ حکم نہ دے گی (لہٰذا تصویر لیں گے) کہ تم یہیں رہواور انہیں سمندر پار پڑا رہنے دو کہ نہ تم ان کی موت وحیات میں شریک ہوسکو نہ وہ تمہاری میں شریک ہوں اب سوال یہ تھا تجارت کے لیے تصویر کا حکم تجارت اگر پہلے سے وہاں تھی اوراب اسے قطع کر کے مال وہاں سے لانے کے لیے ایک بار جانا ہے اگر نہ جائے تو مال ضائع ہوجائے یہ بھی صورت اجازت ہے کہ شرع میں مال شقیق نفس ہے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی :

اَمْوَالَکُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰہُ لَکُمْ قِیٰمًا — (لوگو!) تمہارے وہ مال جنہیں اللہ نے تمہارے ٹھہراؤ اور قیام کا ذریعہ بنایا ہے

(القرآن الکریم پارہ ٤ آیت ٥)

اوراگر تجارت قائم رکھنے کو جانا ہے مگر ایک ہی بار کہ پھر وہیں رہائش رکھنے کا ارادہ کیا ہے یا بار بار مگر تصویر اول ہی بار لی جائے گی تو یہ بھی (صورت) جواز میں ہے کہ ایک بار جانے سے چارہ نہیں ہے اوراگر ہر بار تصویر دینی ہوگی تو دوصورتیں ہیں اول یہ کہ اس کے پاس ذریعہ رزق وہی تجارت ہے اور وہ تجارت وہیں چلتی ہے اگر

یہاں مال اٹھالائے بیکار جائے یا نقصان شدید اٹھائے تو یہ پھر حرج وضرر کی صورت میں آ گیا وَالْحَرَجُ مَدْفُوْعٌ یعنی حرج کو دور کیا جائے۔

اگراس کے قطع میں معتدبہ ضرر نہیں یا وہ تجارت یہاں بھی چلے گی اگرچہ نفع کم ملے گا تو صرف بغرض قطع ایک ہی بار جانے کی اجازت ہے دوبارہ جانے کی اجازت نہیں کہ منفعت کے لیے ناجائز جائز نہیں ہوتا لہٰذا ایک بار تصویر کھنچوانے میں اجازت ہے دوبارہ نہیں ہے۔

اعلائے کلمہ یعنی تبلیغ اسلام کی تین صورتیں

پہلی صورت:

اگر کچھ کافروں نے وہاں سے اسے لکھا کہ ہم تمہارے ہی ہاتھ پر مسلمان ہوں گے آ کر ہمیں مسلمان کرلو تو لازم ہے کہ جائے کہ اس کے لیے فرض نماز کی نیت توڑ دینا واجب ہوتا ہے۔

حدیقہ ندیہ بحث آفات الید میں ہے۔

لَوْ قَالَ ذِمِّيٌّ لِلْمُسْلِمِ اَعْرِضْ عَلَى الْاِسْلَامِ يَقْطَعُ وَاِنْ كَانَ فِيْ الْفَرْضِ كَذَا فِيْ خِزَانَةِ الْفَتَاوٰى

(الحديقة الندية شرح الطريقه محمديه الصنف الخامس مكتبه نوريه رضويه ج٢ ص ٤٥٩)

اگر کسی ذمی کافر نے مسلمان کو کہا کہ مجھ پر اسلام پیش کیجیے تو وہ فرض نماز کی نیت توڑ دے اور پہلی فرصت میں اس کافر کو مسلمان کرے خزانۃ الفتاویٰ میں یونہی مذکور ہے

دوسری صورت

وہاں کچھ کافر اسلام کی طرف مائل ہیں کوئی ہدایت کرنے والا ہو تو ظن غالب ہے کہ مسلمان ہو جائیں گے تو اس صورت میں بھی اجازت (تصویر اتارنے کی) ہوگی فَاِنَّ الظَّنَّ الْغَالِبَ مُلْتَحِقٌ بِالْيَقِيْنِ کیونکہ ظن غالب یقین کے ساتھ لاحق ہے بلکہ اس صورت میں بھی وجوب چاہیے کہ ایسی حالت میں تاخیر جائز نہیں کیا معلوم کہ دیر میں شیطان راہ مار دے اور یہ مستعدی (ان کی تیاری) جاتی رہے یہاں یہ خیال نہیں

ہوسکتا کہ کچھ میں ہی متعین ہوں یعنی ہر ایک پر لازم ہے کہ وہاں جائے۔

تیسری صورت

اگر دو صورتیں پہلی نہیں ہیں بلکہ عام حالت کفار کی سی حالت ہے تو بحمد اللہ تعالیٰ دعوت اسلام ایک ایک ذرّہ زمین کو پہنچ چکی ہے ولہٰذا اب قتال کفار میں تقدیم دعوت اسلام صرف مستحب ہے۔

ہدایہ میں ہے۔

يَسْتَحِبُّ اَنْ يَّدْعُوْ مَنْ بَلَغَتْهِ الدَّعْوَةَ مُبَالَغَةً فِي الْاِنْذَارِ وَلَا يجب ذٰلِكَ

(الهدايه كتاب السير باب كيفيت القتال المكتبه العربيه كراچى ج ٢١ ص ٥٤٠)

جس شخص کو دعوت اسلام پہنچ گئی ہو تو اسے ڈرانے میں مبالغہ کرتے ہوئے پھر سے دوبارہ اسلام کی دعوت دینا مستحب ہے لیکن واجب نہیں ہے۔

اب یہ صرف منفعت کے درجہ میں آ گیا اس کے لیے اجازت نہ چاہیے ہاں اگر معلوم ہو کہ وہاں دعوت اسلام پہنچی ہی نہیں تو تبلیغ واجب ہے یہ صورت دوم کی مثل ہو کر اجازت میں رہے گا (یعنی اس صورت میں تصویر کی اجازت ہے)

ظاہر ہے کہ صورت سوال وہ نئی تازی حال کی صورت ہے۔

(بحوالہ فتاویٰ رضویہ شریف جدید جلد ۲۱ ص ۵۴۰)

مقتدر علمائے دین و معظم مفتیان دین کی خدمت میں درخواست

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے فتوی سے ظاہر ہو گیا کہ آج کل کے اسلامی اجلاس اور میلاد النبی ﷺ کے جلسوں میں فوٹو اور ویڈیو کی ضرورت نہیں جس کی وجہ

سے فوٹو اور ویڈیو جائز ہو جائے۔

ہمارے لیے تصویر کے بارے میں اسلاف کی تحقیقات ہی حرف آخر ہے لہٰذا انہی تحقیقات کی روشنی میں عرض کرتا ہوں کہ آج کوئی دینی مجبوری نہیں ہے جس کی وجہ سے ہم جلسوں میں فوٹو اور ویڈیو بنائیں۔

ہم نے ضرورت کے معنی کی پہلے تحقیق بیان کر دی کہ ضرورت کا معنی یہ ہے کہ ایسی مجبوری کی حالت کہ وہ حرام کام نہیں کریں گے تو جان کا خطرہ یا اعضاء کی ہلاکت کا خطرہ ہوگا تو اس صورت موجودہ میں وہ ضرورت کا معنی نہیں پایا گیا لہٰذا ایسی صورت میں تصویر کشی حرام ہی ہوگی۔

جلسوں کے لیے بینروں پر فوٹو کھنچوانے کا شرعی حکم:

ہم نے ضرورت کا معنی بیان کر دیا ہے جس کی وجہ سے جلسوں کے لیے بینروں پر فوٹو کا حکم بھی واضح ہوگا ایسا کرنا بھی حرام ہی ہوگا ہمارے مقتدر علماء کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ فوٹو کشی حرام ہے اس سے بچنا لازمی ہے۔

محفل نعت میں بینروں پر فوٹو بنوانے کا شرعی اور تحقیقی جائزہ:

شرعی ضرورت تو ہے نہیں جیسا کہ ہم نے ضرورت کا معنی بیان کر دیا (کہ ضرورت اسے کہتے ہیں کہ اگر حرام کام نہ کیا یا تو جان کی ہلاکت کا خطرہ ہے یا اعضاء کی ہلاکت) لہٰذا نعت خواں حضرات کی خدمت میں گزارش ہے کہ ایسا کام نہ کریں جو خلاف شرع ہو اگر محفل نعت کے مزید مسائل دیکھنے کی ضرورت ہو تو ہمارا رسالہ **"دور حاضر کی محفل نعت شریعت کے آئینہ میں"** کا مطالعہ فرمائیں۔

تبلیغ اسلام کے لیے فوٹو کشی اور ویڈیو کا شرعی حکم:

عام حالات میں تبلیغ اسلام کے لیے فوٹو کشی اور ویڈیو حرام ہی رہے گی کیونکہ یہ دین کو تماشا بنانا ہے جو جائز نہیں چاہے بالفرض دنیا بھر کے علماء بنوائیں (فتاوٰی مصطفویہ بادنٰی تغیر)۔ شرعی ضرورت و مجبوری کی دو صورتیں بیان کی گئی ہیں ان صورتوں میں تبلیغ اسلام کے لیے تصویر بنانے کی اجازت ہے وہ دو صورتیں ابھی ابھی سوال کے جواب میں گزری ہیں وہاں سے دیکھ لیں مزید وضاحت کے لیے بیان کی جاتی ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

پہلی صورت:

اگر کچھ کافروں نے وہاں سے اسے لکھا ہم تمہارے ہی ہاتھ پر مسلمان ہوں گے۔

دوسری صورت:

وہاں کچھ لوگ اسلام کی طرف مائل ہیں کوئی ہدایت کرنے والا ہو تو غالب گمان یہ ہے کہ وہ مسلمان ہو جائیں اس دوسری صورت میں بھی اجازت تصویر کی ہے۔

مفتیان دین و علمائے ذی شان کی خدمت عالیہ میں آخری درخواست

علمائے کرام و مفتیان دین مجھے اس کا جزم اور یقین ہے کہ علم و عمل میں کمترین ہوں ہمعصر علما میرے بزرگ ہیں اور سر کے تاج ہیں اگر فوٹو کے دلائل صحیح ہیں تو ہم ان دلائل پر غور کریں اور کرائیں اور کچھ غلطی ہے تو میں آپ کا منتظر رہوں گا کہ میری راہنمائی فرمائیں آپ میرے سر کے تاج ہیں اور میں علماء دین اور علماء ربانیوں کا ادنیٰ

غلام ہوں اور کفش بردار ہوں المختصر علمائے کرام اور مفتیانِ دین کی خدمت میں گزارش ہے کہ تبلیغ اسلام کے لیے اگر فوٹو کے جواز کی شرعی ضرورت (بمعنیٰ مضطر) ہو تو مطلع فرمائیں اور میری راہنمائی فرمائیں۔

ٹیلی ویژن اور ویڈیو پر قاری کی تلاوت، نعت اور مقرر کی تقریر سننے کا شرعی حکم:

ٹیلی ویژن وغیرہ میں نعت، تلاوت قرآن اور تقریر سننا بغیر تصویر کے بھی ناجائز ہے اس کے ناجائز ہونے کی کئی وجہ ہیں ان میں اہم دو وجہ بیان کی جاتی ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

پہلی وجہ عدم جواز کی

پہلی عدم جواز کی وجہ یہ ہے کہ ویڈیو اور ٹیلی ویژن کی پلیٹوں اور ان کے گلاسوں کا نجس اور پلید ہونے کا گمان ہے۔ (کیونکہ فقہی مسائل میں گمان یقین کے ساتھ لاحق ہے) یا یقین ہے تو قرآن پاک کی آواز اس گلاس اور پلیٹس سے جو پلید ہیں سے آرہی ہے تو اس وجہ میں قرآن کی توہین واضح ہے۔

دوسری وجہ عدم جواز کی:

اگر ویڈیو اور ٹیلی ویژن کے گلاسوں اور پلیٹوں کا طاہر ہونا یقینی ہے تو اس صورت میں ایک کھلی نجاست معنوی رکھی ہوئی ہے تو پھر بھی قرآن اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ذکر اس جگہ ہونا جہاں ناچ، راگ اور خلاف شرع گانا بجانا ہو رہا ہے جو کہ حرام ہے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ذکر کی بے ادبی ہے۔

ٹیلی ویژن میں غیر ذی روح کے (گنبد خضریٰ اور کعبہ شریف) کی تصویر دیکھنے کا شرعی حکم:

ٹیلی ویژن آلہ لہو ولعب ہے اور ہر وقت خلاف شرع گانے بجانا ہو رہا ہے۔ لہٰذا اس ٹیلی ویژن سے جو کہ لہو ولعب کا بدترین آلہ ہے اس میں گنبدِ خضریٰ کی تصویر یا مکہ مکرمہ کی تصویر دیکھنا ناجائز ہے اور مکہ مکرمہ اور روضہ رسول کی بے حرمتی ہے جبکہ ہم بے حرمتی کی کئی وجہ بیان کر چکے ہیں۔

الباب السادس

فوٹو اور ویڈیو بنوانے والے آئمہ کی اقتداء میں نماز پڑھنے کا حکم شرعی

جو علماء اور مفتی اسلامی جلسوں میں ویڈیو اور فوٹو بنواتے ہیں ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم بیان کرنے کے لیے ہم بریلی شریف کے فتویٰ کی نقل پیش کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

فتویٰ بریلوی شریف:

فتویٰ بریلوی شریف کی اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

''ٹی وی ویڈیو کو جائز سمجھنا کھلی گمراہی اور شیطان کی ہمراہی ہے اس کا دیکھنا اور دکھلانا اور ویڈیو بنانا اور بنوانا بنص شرعی مطلقاً حرام بدکام بدانجام ہے خواہ اس میں مذہبی پروگرام ہو یا غیر مذہبی اس کی حرمت پر احادیث کثیرہ شاہد ہیں جن کی تفصیل سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت قدس سرہ کے رسالہ مبارکہ'' عطایا القدیر فی حکم التصویر''میں ہے ان شئت فطالعه اگر تجھے تصویر کے احکام شرعیہ کا مزید ذوق اور جذبہ ہو تو اس رسالہ مبارکہ کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ (ضرور مطالعہ فرمائیں اور فائدہ اٹھائیں۔) فتاویٰ شامی میں ہے۔

وَاَمَّا فِعْلُ التَّصْوِيْرُ فَهُوَ غَيْرُ جَائِزٍ مُطْلَقًا لِاَنَّهُ مُضَاهَاةُ لِخَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰی۔

''یعنی جاندار کی تصویر بنانا مطلقا حرام ہے اس لیے کہ وہ خلق الٰہی کی مشابہت ہے۔''

(ردالمحتار ج۱ ص ٤٧٩)

امام نووی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

وظاهر كلام النووي في شرح مسلم الاجماع على تحريم تصوير الحيوان الخ.

اور ظاہر کلام امام نووی کا مفاد یہ ہے کہ ہر جاندار کی تصویر سازی کی حرمت پر اجماع ہے انہوں نے فرمایا کہ ذی روح کی تصویر مطلقاً حرام ہے جیسا کہ گزرا ہے

(ردالمحتار ج۱ ص ٤٧٩)

المختصر کہ ذی روح کی تصویر سازی مطلقا حرام ہے خواہ اسے اہانت کے لئے بنایا جائے یا کسی اور مقصد کے لیے بنائے لہذا جاندار کی تصویر بنانا بہر حال حرام ہے اس لیے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے فعل خلق کی مشابہت ہے اور اس کو جائز سمجھ کر ویڈیو گرافی کرنا کروانا دوہرا گناہ ہے ایک تو ناجائز کو جائز سمجھنا دوسرا اس فعل بد کو انجام دینے کا۔

شیطان کا سب سے بڑا دھوکا یہ ہے کہ کسی ناجائز کام کو نیکی کے پردہ میں کروائے۔

ویڈیو اور ٹی وی سے تبلیغ دین کرنا حقیقت میں تبلیغ دین نہیں کرنا بلکہ دین کو تماشا بنانا ہے کیونکہ تبلیغ دین نام ہے احکام شرع کے نشر واشاعت کا صورت مذکورہ میں حکم

شرع کی پائے مالی کرنا اور کروانا ہے نعوذ باللہ العلی من الطغوی

ویڈیو اور فوٹو کے مجوزین (جائز سمجھنے والے، بنانے اور بنوانے والوں) کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں اور ایسے لوگوں کو امام بنانا بھی جائز نہیں۔

فتاویٰ فقیہ ملت

اس میں جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

''ٹیلی ویژن دیکھنا حرام و ناجائز ہے اور اس کو دیکھنے والا فاسق ہے لہٰذا ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں اور مکروہ تحریمی ہے۔ واجب الاعادہ ہے (یعنی دوبارہ پڑھنا لازم ہے)

كُلُّ صَلَاةٍ اُدِّيَتْ مَعَ كَرَاهَةِ التَّحْرِيمِ تَجِبُ اِعَادَتُهَا

جو نماز کراہت تحریمی (مکروہ تحریمی کے ساتھ) پڑھی جائے اس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔''

(: درمختار علی ہامش ردالمحتار ج ۱ ص ۳۳۷ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

الباب السابع:

اسلامی جلسوں کی ویڈیو۔ سی ڈی کی خرید وفروخت کا حکم

اگر اسلامی جلسوں کی تقاریر میں ذی روح کی تصویر بھی موجود ہے تو یہ ناجائز ہے کیونکہ تصویر سازی حرام ہے اور یہ دین کو (معاذ اللہ) تماشہ بنانا ہے۔ جس چیز پر تصویر ہو اس چیز کی خرید وفروخت بھی ناجائز ہوگی۔

سادہ کیسٹوں، سی ڈیوں یا جن کیسٹوں اور سی ڈیوں میں قرآن کریم وعظ تقریر یا کوئی دینی مذہبی اور اصلاحی پروگرام بغیر جاندار کی تصویر کے ہوں تو ان کیسٹوں کا کاروبار بلاشبہ جائز ہے اور آمدنی بھی حلال ہے اور جن کیسٹوں میں گانے ساز ڈھولک سارنگی ہارمونیم اور میوزک وغیرہ ٹیپ ہوں ان کیسٹوں کا کاروبار باعانت معصیت (گناہ پر امداد) کی بنا پر ناجائز اور حرام ہے اس کی اسی لیے آمدنی بھی حلال نہیں ہے۔

اسی طرح فلم جو کسی کاغذ یا کسی اور چیز پر اس طرح ثبت ہو کہ اسے معمولی آنکھ سے بھی دیکھا جا سکے اس کے تصویر ہونے میں کوئی شک اور شبہ نہیں اس لیے اس کی تجارت ناجائز اور آمدنی حرام ہے۔

(بحوالہ: فتاویٰ بریلوی شریف۔ مطبوعہ شبیر برادرز)

البتہ خالی اور سادہ ویڈیو کیسٹ کے حکم میں یہ تفصیل ہے کہ ویڈیو کیسٹ بذات خود کوئی حرام چیز نہیں ہے اس میں جائز چیز بھی بھری جا سکتی ہے اور ناجائز بھی بھری جا سکتی ہے مثلاً بے جان اشیاء کی تصاویر مناظر قدرت جو بے جان ہوں ان کی تصویر جیسے درخت یا پہاڑ اس صورت میں ویڈیو کیسٹ اور اس میں بھری ہوئی چیزوں کی خرید

وفروخت جائز ہے اور آمدنی بھی حلال ہے مگر احتیاط اس میں ہے کہ ان کی خرید و فروخت نہ کی جائے کیونکہ اس کیسٹ اور سی ڈی کا استعمال وہاں بھی ہوسکتا ہے جہاں ڈرامے گانے لگائے جائیں۔

المختصر ویڈیو کیسٹ سی ڈی میں اگر گانا یا ڈرامیں فحش ہوں یا جاندار کی تصاویر کے مذہبی پروگرام کی ہوں تو ویڈیو کیسٹ کی خرید وفروخت ناجائز اور آمدنی حرام ہے اور اگر جاندار کی تصاویر نہیں اور نہ کوئی خلاف شرع چیزیں ہیں اور نہ ہی آئندہ کوئی خلاف شرع بھرنے کا ارادہ ہے تو پھر ان کی خرید وفروخت جائز اور ان کی آمدنی حلال۔ مگر غالب کا لحاظ کرتے ہوئے اور عرف کے لحاظ کرتے ہوئے سے احتیاط اس میں ہے کہ اس کی خرید وفروخت نہ کی جائے۔

القول الفیصل:

آخر میں ہم قول فیصل بیان کرنا چاہتے ہیں کہ اصل مسئلہ ہے کہ سی ڈی اور کیسٹ وغیرہ جس میں اسلامی تقاریر اور نعت خوانی کے پروگرام بغیر جاندار کی تصویر کے ہوں وہ ویڈیو وغیرہ میں سنیں گے تو یہ تلاوت اور نعت خوانی سنیں گے تو اس نعت خوانی اور قرآن کی توہین ہوگی کیونکہ جہاں گانا بجانا لگتا ہے وہاں قرآن اور نعت خوانی وغیرہ سننا اس نعت خوانی اور قرآن کی توہین اور بے عزتی ہے۔

المختصر سی ڈی اور کیسٹ کی وہاں استعمال نہ کریں جہاں ڈرامے اور گانا بجانا سنا جاتا ہو ورنہ قرآن وغیرہ کی توہین اور بے عزتی ہوگی۔

الباب الثامن:

نصف اوپر کے حصے کی تصویر بنانے کا حکم شرعی

نصف اوپر کے حصے کی تصویر بھی حرام ہے المختصر فوٹو ہو یا دستی تصویر پوری ہو یا نصف قد بنانا بنوانا سب حرام ہیں کیونکہ تصویر فقط چہرہ کا نام ہے۔

طحاوی میں ہے۔

الصُّوْرَۃُ ھُوَ الرَّأْسُ — تصویر چہرہ کا ہی نام ہے۔

(شرح معانی الآثار كتاب الكراهة باب التصاوير فی الثوب ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲،ص ۳٦٦)

المختصر اگر چہرہ ہے تو اسے تصویر کا نام دیں گے اور چہرہ مٹا دیا یا کاٹ دیا تو اسے تصویر کا نام ہی نہیں دیں گے۔

خوب معلوم ہوگیا تصویر مکمل قد کی ہو یا نصف قد کی ہو اور اگر اس میں چہرہ ہے تو تصویر ہے اور چہرہ نہیں ہے تو اسے تصویر کا نام نہیں دیں گے۔

حرمت تصویر میں قول فیصل

آج کل کی جو مروج ویڈیو بنائی جارہی ہیں یہ سب حرام اور ان کی ویڈیو سی ڈی کی خرید وفروخت ناجائز ہے اور ایسے اسلامی جلسوں میں شرکت ممنوع اور حرام ہے۔

مجوزین ویڈیو کی خدمت میں آخری درخواست

مجھے اس بات کا جزم ویقین ہے کہ میں علم اور عمل میں کچھ بھی نہیں اور نہ ہی میرا

کوئی مقام ہے۔ احقر کو جونقوش حقہ قرطاس پر منقش کرنے کا شرف حاصل ہوا یہ میری
اپنی خواہش اور ذاتی رائے نہیں ہے سب کچھ کتابوں خصوصاً فتاویٰ رضویہ شریف سے
نقل کردیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دیگر علماء اور
مفتیان دین کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ٹیلی ویژن پر قاری کی تلاوت، نعت اور مقرر کی تقریر سننے کا حکم شرعی

جب اس کا (ٹی وی) استعمال لہو ولعب (کھیل تماشہ) کے لیے غالب بلکہ
اغلب ہے تو اس کے استعمال سے شرعاً ضرور ممانعت ہوگی اور اس کا استعمال دینی امور
مثلاً تلاوت و وعظ ونعت ومنقبت وغیرہ کے حیلہ سے بھی جائز نہ ہوگا کہ دینی امور
کو تماشا بنانا جائز نہیں اور یہی نہیں کہ شرع میں تماشا ہی منع ہے بلکہ تماشے کی صورت
بھی منع ہے اگرچہ حقیقتاً تماشا مقصود نہ ہو اور اس میں غالباً دوشناعتوں (برائیوں) سے
ایک ضرور پائی جائے گی خواہ صورت تماشا خواہ تماشا اور یہ دونوں ممنوع ہیں اور دینی
امور کا ظاہری حیلہ لہو ولعب میں استعمال کی طرف بھی منجر (مائل) ہوسکتا ہے بلکہ واقع
ہے۔ جس پر اکثر لوگوں کی حالت شاہد عدل ہے تو اس سے احتراز (بچنے) ہی میں
سلامتی ہے۔

(حوالہ۔ٹی وی اورویڈیو کاآپریشن۔
ازتاج الشریعہ مفتی محمداختررضاخان قادری دامت برکاتہم العالیہ)

پیرومرشد کی تصویر برکت کے لیے گھر میں لٹکانے کا حکم

جاندار کی تصویر حرام ہے یہ حکم مطلق ہے نیک ہو یا بد، ولی ہو یا بدمعاش ہر ایک
کی تصویر بنانا حرام ہے اور اس کی تصویر سے برکت حاصل کرنے کا نظریہ رکھنا سخت

خلاف شرع ہے اور کھلم کھلا شریعت نبویہ کی خلاف ورزی ہے۔ پیر کی تصویر سے برکت
کا عقیدہ رکھنا تو خیال خام ہے اس پر مزید یہ ہے کہ جس گھر میں تصویر لٹکائی گئی ہو اس
میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے خواہ وہ پیر کی تصویر ہو یا کسی اور کی ہو اس گھر میں
رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

پیر کی تصویر کی تعظیم کرنے پر تجدید اسلام کا حکم:

فتاویٰ رضویہ شریف میں ہے کہ

''صرف ترک اہانت نہ ہو بلکہ بالقصد تصویر کی عظمت وحرمت کرنا اسے معظم
دینی سمجھنا اسے تعظیماً بوسہ دینا سر پر رکھنا آنکھوں سے لگانا اس کے سامنے دست بستہ
کھڑا ہونا اس کے لائے جانے پر قیام کرنا، اسے دیکھ کر سر جھکانا وغیر ذلک افعال تعظیم
بجالانا یہ سب سے اخبث (خبیث تر) اور قطعاً یقیناً اجماعاً اشد حرام وسخت کبیرۂ ملعونہ
ہے اور صریح کھلی بت پرستی ہے ایک ہی قدم پیچھے ہے۔ اسے کوئی مسلمان کسی حال
میں حلال نہیں کہہ سکتا اگرچہ لاکھ مقطوع (کٹی ہوئی) یا صغیر (چھوٹی) یا مستور (چھپی
ہوئی) ہو۔ قصداً تعظیم تصویر ذی روح کی حرمت شدیدہ عظیمہ میں نہ کوئی تقیید (قید)
ہے نہ کسی مسلمان کا خلاف متصور بلکہ قریب ہے کہ اس کی حرمت شدیدہ اس ملت حنفیہ
کے ضروریات سے ہو تو اس کا استحسان بلکہ صرف استحلال یعنی جائز جاننا ہی سخت امر
عظیم کا خطرہ رکھتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ لہٰذا پیر کی تصویر کو تبرک کے طور پر رکھنا اس
کے گھر میں رکھنے کو برکت جاننا اسے حلال ٹھہرانا۔ رب ﷻ تک وصول کا ذریعہ بنانا یہ
سب وہی سخت اشد کبیرہ ہیں اور عادۃً اس حالت میں اس کے ساتھ وہی افعال تعظیم

بجالائیں گے جن کے حلال جاننے پرتجدید اسلام مناسب ہی نہیں بلکہ ضروری ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۱۰ حصہ دوم صفحہ ٦٢، بادنیٰ تغیر)

تنبیہ:

پیر کی تصویر گھروں میں لگا کر یا موبائل، ٹی وی، یا کسی بھی چینل پر خوشی سے دیکھ کر اور اس کی تعظیم کرکے اپنے ایمان کی بربادی کا سامان نہ بنائیں۔ اگر لگی ہوتو فوراً اتار دیں۔

شریعت نبویہ کے ماننے والوں کی خدمت میں میری التجا:

اہل اسلام کی خدمت میں گزارش ہے کہ اگر آپ یہ چاہتے ہوں کہ ہمارے گھروں میں رحمت و برکت نازل ہوتو جاندار کی فوٹو لٹکانے کی بجائے حضور سید عالمین ﷺ کی نعلین مبارک اور گنبد خضریٰ اور کعبہ شریف کی فوٹو ضرور گھروں میں لٹکائیں ان شاء اللہ تعالیٰ رحمتوں اور برکتوں کی بارشیں نازل ہوں گی۔

خواتین اسلام کی خدمت میں گزارش

خواتین اسلام کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے گھروں، پرسوں اور بکسوں میں جاندار کی تصاویر رکھنے کی بجائے حضور سید عالم ﷺ کی نعلین شریف کی فوٹو رکھیں گھر چوری ہونے، آگ لگنے سے محفوظ رہے گا اور رحمتیں برکتیں نازل ہوں گی۔

یادگار کے لیے کسی میت کی تصویر اتارنے کا شرعی حکم

جبکہ پہلے ہم بیان کر چکے ہیں کہ ذی روح یعنی جاندار کی تصویر مطلقاً حرام ہے کسی قید کے ساتھ مقید نہیں کیا گیا تو میت کی تصویر بھی تو جاندار کی تصویر ہے یعنی وہ شخص ایسا ہے کہ جان کے قابل ہے اب اگر چہ مرگیا ہے تو مرنا جاندار ہونے کے منافی

نہیں کیونکہ مرا اس لیے کہ جاندار تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے ماردیا لہٰذا ثابت ہوا کہ میت بھی ذی روح ہے۔ اس کی تصویر بھی حرام ہی ہوگی لہٰذا یادگار کے لیے کھینچوا کر گھر رکھنا حرام ہے۔

(تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان دامت برکاتہم العالیہ سوال و جواب 15 مئی 2011ء)

عورت کے پیٹ کی الٹرا ساونڈ کرانے کا حکم شرعی:

عورت کے پیٹ میں بچہ یا بچی ہے۔ وہ بھی جاندار اور ذی روح ہے الٹرا ساونڈ کی دو صورتیں ہیں اگر وہ پیٹ میں بغیر عکس اور فوٹو کے دیکھ لیں تو اس صورت میں کسی ضرورت کے پیش نظر ایسا کرنا ممنوع نہیں ہے اور اگر فوٹو اور عکس لیا جاتا ہو تو اس صورت میں الٹرا ساونڈ کروانا ممنوع اور ناجائز ہی ہوگا۔

آنکھ اور دانتوں کی دوائی کے ڈبے پر صرف آنکھ اور دانتوں کی فوٹو بنانے کا حکم شرعی

صرف آنکھ اور دانتوں کی تصویر بنوانے میں کوئی حرج نہیں ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اصل فوٹو میں چہرہ ہے اگر چہرہ ہے تو فوٹو ہے اور چہرہ نہیں ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ فوٹو ہی نہیں۔

کپڑے پر جاندار کی تصویر کا حکم شرعی

جاندار کی تصویر خواہ دیوار پر بنائی جائے خواہ کاغذ پر خواہ کپڑے پر خواہ قلم سے ہو یا مشین کے ذریعہ یا کسی اور جدید طریق سے ہو حرام ہے۔ اگر کسی جاندار کی تصویر بغیر سر کے ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ ہم نے وضاحت کر دی ہے کہ تصویر صرف چہرے کا ہی نام ہے بس اور بس اور اگر سر کے ساتھ ہو تو حرام ہے ایسا کپڑا پہننا بھی

جائز نہیں۔

کپڑے پر جاندار کی تصویر کی صورت میں نماز پڑھنے کا حکم شرعی

جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا ناجائز ہے جس کمرے میں تصویر چھت میں یا معلق (لٹکا ہونا) ہو یا سجدہ کی جگہ پر ہو اسی طرح نمازی کے آگے یا داہنے یا بائیں تصویر کا ہونا ان سب صورتوں میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

حج فرض کے لئے فوٹو بنوانے کا حکم شرعی

مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ:

حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے اس فتویٰ سے نئے مسائل کو حل کرنے کے سلسلہ میں عالم اسلام کے بڑے بڑے مفتیان دین پر آپ کا علمی تفوق اور قوت اجتہاد (یعنی استخراج اور استدلال کی کانٹ چھانٹ) میں برتری روز روشن کی طرح عیاں ہے۔

ہندوستانی حکومت نے شروع شروع میں حج کے لیے بھی پاسپورٹ پر فوٹو لازم قرار دیا تو تمام مفتیان دین اس سلسلہ میں فوٹو کھنچوانے کے جواز وعدم سے متعلق شش و پنج میں مبتلا ہو گئے۔ بعض حضرات نے جواز کا فتویٰ دیا اور لکھا حج فرض کی ادائیگی ضروری ہے جو فوٹو کھنچوائے بغیر نہیں ہو سکتی اور فوٹو کھنچوانا شرعاً ممنوع و محظور ہے تو

الضرورات تبیح المحظورات — مجبوری ممنوع کو جائز کر دیتی ہے۔

اس قاعدہ مذکورہ کے پیش نظر ناجائز و گناہ نہیں رہنا چاہیے مباح ہو جانا چاہیے۔

مجوزین کی دوسری دلیل حج فرض کے لیے فوٹو کے جواز میں:

نیز حج فرض ہو جانے کے بعد ادائیگی میں تاخیر کرنا از روئے شرع کے بلیہ (مصیبت) ہے اور فوٹو کھنچوانا بھی بلیہ (مصیبت) ہے مگر حج کی ادائیگی میں تاخیر کے بلیہ سے فوٹو کھنچوانے کا بلیہ اہون (زیادہ آسان) ہے کیونکہ حج کی ادائیگی میں تاخیر گناہ و فسق ہے اور اصول فقہ کا قاعدہ یہ ہے۔

اِذَا ابْتُلِیَ بِبَلِیَّتَیْنِ فَلْیَخْتَرْ اَهْوَنَهُمَا — جب دو مصیبتوں میں مبتلا ہو جائے تو آسان بلیہ کو اختیار کرنا چاہیے۔

اس قاعدہ مذکورہ کے تحت فوٹو کھنچوا کر ادائیگی حج کی اجازت ہونی چاہیے جیسا کہ کسی کا کسی پر کوئی حق ہو وہ جھوٹ بولے بغیر حاصل نہ ہو سکتا ہو تو شریعت نے اسے احیائے حق کے لیے جھوٹ بولنے کی رخصت دی ہے باوجود یہ کہ عام حالات میں جھوٹ بولنا گناہ ہے اسی طرح فوٹو کھنچوانا بھی اگرچہ گناہ ہے مگر چونکہ حج فرض اس کے بغیر ادا نہیں ہو سکتا تو اسقاط فرض کے لیے فوٹو کھنچوانے کی بھی رخصت ہونی چاہیے ہاں حج نفل کے لیے فوٹو کھنچوانا جائز نہیں ہوگا۔

مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے دلائل کے جوابات:

لیکن مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حج کے لیے امن طریق (راستے کا امن) بالاتفاق شرط ہے ایک روایت کے مطابق نفس وجوب کی شرط ہے اور دوسری اصح اور راجح روایت کے مطابق وجوب ادا کی شرط ہے۔ ردالمحتار میں ہے۔

وَقَدَّمْنَا عَنِ الْكِتَابِ اَنَّهُ مِنْ مَّشْرُوْطِ وَجُوْبُ الْاَدَآءِ فِيْ شَرْحِهِ اَنَّهُ الْاَصَحُّ وَرَجَّحَهُ فِي الْفَتْحِ وَرَوَى عَنِ الْاِمَامِ شَرْطُ وُجُوْبٍ

(ردالمحتار ج ۳ ص ٤٦٢ کتاب الحج دار الکتب العلمیه بیروت بحواله مفتی اعظم / مفتی اعظم کیوں؟ ص ۲۲)

صاحب ردالمحتار نے فرمایا کہ کتاب کے ابتداء میں ہم نے ذکر کیا ہے کہ راستے کا امن اصح اور راجح روایت کے مطابق وجوب ادا کے لیے شرط ہے اور ایک روایت امام صاحب سے یہ بھی ہے کہ راستے کا امن وجوب کے لیے شرط ہے۔

راستے کا امن حسی اور شرعی دونوں کا ہونا ضروری ہے:

حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں امن مطلق ہے (یعنی راستے کا امن مطلق ہے) جو حسی اور شرعی دونوں کو شامل ہے۔ جس طرح امن حسی نہ ہو یعنی راستے میں لوٹ و مار سے جان ضائع ہونے کا ظن غالب ہو تو پہلی روایت کے مطابق حج ہی فرض نہیں اور دوسری اصح اور راجح روایت کے مطابق حج فرض ہے مگر ادا کرنا فرض نہیں اس میں تاخیر جائز ہے اسی طرح امن شرعی نہ ہو یعنی ارتکاب حرمت کرنا پڑے (تو پھر بھی ایک روایت کے مطابق حج فرض ہی نہیں ہوتا اور دوسری اصح اور راجح روایت کے مطابق حج تو فرض ہو جاتا ہے مگر ادا کرنا فرض نہیں ہوتا)

راستے کا امن شرعی ہونا بھی ضروری ہے:

اس کی مثال یہ ہے کہ عورت کو شوہر یا محرم کی ہمراہی نصیب نہ ہو یا عورت عدت کی حالت میں ہو تو ایک روایت کے مطابق حج ہی فرض نہیں اور دوسری روایت اصح

اور راجح کے مطابق حج فرض تو ہے مگر ادا کرنا فرض نہیں ہے اس میں تاخیر جائز ہے۔

مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کا فتویٰ:

مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کا فتویٰ ہے کہ حرمت تصویر سے حج کی ادائیگی میں تاخیر جائز ہی نہیں بلکہ واجب ہے جب فوٹو کھینچوانا حرام ہے تو ارتکاب حرمت ہے تو ایسی صورت میں بھی امن شرعی (یعنی راستے کا امن شرعی نہیں ہے) نہ ہونے کی وجہ سے پہلی روایت کے مطابق سرے سے حج ہی فرض نہیں ہوگا اور دوسری اصح اور راجح روایت کے مطابق حج تو فرض ہوگا مگر ادا کرنا فرض نہ ہوگا اس میں تاخیر جائز بلکہ واجب ہوگی۔

پہلی روایت کے مطابق حج فرض ہی نہیں تو فوٹو کھینچوا کر حرام کا ارتکاب غیر فرض کے لیے ہوا جس کی معصیت اور فسق و گناہ میں شبہ نہیں دوسری روایت اصح اور راجح کے مطابق حج فرض تو ہوگا مگر ابھی ادا کرنا فرض نہیں تو اب درحقیقت غیر فرض ہی کے لیے فوٹو کھینچوانا ہوگا اس صورت میں بھی گناہ سے مفر (بھاگنا) نہیں۔

مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی تحقیق انیق:

حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے ایک قاعدہ نقل کیا جس سے تمام مسائل حل ہو جائیں گے قاعدہ کلیہ اس طرح بیان فرمایا جب امتثال مامور بہ (کسی کام کا کرنا) ارتکاب حرام کو مستلزم ہو (یعنی کسی کام کے کرنے میں حرام کا ارتکاب ہو) تو مامور بہ (کام) کو مؤخر کرنا واجب ہو جاتا ہے اور حرام سے پرہیز کرنا لازم رہتا ہے کہ پرہیز ہی راجح ہے یہاں تک کہ اگر امتثال مامور بہ (کسی کام کا کرنا) کے لیے اگر

حرام کاارتکاب کرے گاتو فاسق ہوجائے گا۔

اس کی تائید میں غنیّۃ شرح منیہ اور اس کے علاوہ دیگر کتابوں سے یہ نظیر پیش کی کہ موضع ستر (جن اعضاء کا پردہ کرنا لازم ہے) میں قدر درھم سے زیادہ نجاست لگی ہوتو اس کا دھونا فرض ہے اور دوسرے کے سامنے ستر کا کھولنا حرام ہے اب اگر دوسرے کے سامنے ستر کھولے بغیر دھونے کی صورت نہ ہوتو ستر کھولنا جائز نہیں۔

غنیّۃ شرح منیہ میں ہے۔

لَا يَجُوْزُ الْكَشْفُ عِنْدَ اَحَدٍ اَصْلاً لِاَنَّهٗ حَرَامٌ يَعْذِرُبِهٖ فِيْ غَسْلِ طَهَارَةِ النجاسة اِذَا لَمْ يُمْكِنُهُ اِزَالتُهَا مِنْ غَيْرِ كَشْفٍ وَقَالَ الْبَزَازِى وَمَنْ لَّا يَجِدُ سُتْرَةً تَرَكَهٗ يَعْنِى الْاِسْتِنْجَاءَ وَ لَوْ عَلٰى شَطِ نَهْرٍ لِاَنَّ النَّهْىَ رَاجِحٌ عَلَى الْاَمْرِ حَتّٰى يَسْتَوْعِبَ النَّهْىُ الْاَزْمَانَ وَلَمْ يَقْتَضِ الْاَمْرُ التَّكْرَارَ وَقَالَ قَاضِىْ خَان قَالُوْا مَنْ كَشَفَ

کسی کے سامنے ستر (جن اعضاء کا ڈھانپنا فرض ہے) کا کھولنا جائز نہیں ہے کیونکہ وہ حرام ہے نجاست کا زائل بغیر ستر کے کھولنے کے ممکن نہ ہو تو نجاست کے دھونے میں وہ معذور ہوگا اور بزازی کہتے ہیں اگر ستر کو نہ پائے تو پھر اس کو ترک کر دے یعنی استنجاء نہ کرے اگر چہ وہ نہر کے کنارے پر کھڑا ہو کیونکہ نہی امر پر راجح ہے نہی تمام زمانوں کو گھیرے گی اور امر تکرار کا تقاضا نہیں کرتا قاضی خاں فرماتے ہیں کسی کے سامنے استنجاء کرنے کے لیے ستر

الْعَوْرَةَ لِلْاِسْتِنْجَاءِ يَصِيْرُ فَاسِقًا الخ

کھولے گا تو وہ فاسق ہوجائے گا۔

(غنیۃ شرح منیہ کتاب الطہارۃ کیفیت الاستنجاء بالماء بحوالہ مفتی اعظم/ مفتی اعظم کیوں ص ۲۳)

اس مقام تک حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے اپنے مدعا کو مدلّل طور پر ثابت کیا ہے اور ضمناً اور تبعاً اس فتویٰ جواز (مفتی اجمل خاں شاہ صاحب علیہ الرحمہ کا فتویٰ) میں پیش کی گئی دلیلوں کو رد کرنے کی طرف متوجہ ہوئے فرماتے ہیں۔

(۱) ہم ثابت کرآئے ہیں کہ فوٹو کھینچوانے کی شرط پر ایک روایت کے مطابق سرے سے حج ہی فرض نہیں ہوگا اور دوسری اصح اور راجح روایت کے مطابق حج اگر چہ فرض ہے مگر ابھی ادا کرنا فرض نہیں ہے تو ضرورت متحقق نہ ہوئی اس لیے ''الضرورات تبیح المحظورات'' (یعنی مجبوریاں ممنوع اشیاء کو جائز کر دیتی ہیں) سے استدلال صحیح نہیں ہے۔

(۲) جب یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ابھی ادا کرنا بہر حال فرض نہیں تو تاخیر میں سرے سے گناہ ہی نہیں اور جب گناہ ہی نہیں تو بلیتین کہاں ہوا ہے بلیہ تو صرف فوٹو کھینچوانا ہوا اور بالفرض ادائیگی بھی فرض ہوتو بھی تاخیر گناہ کبیرہ نہیں بلکہ اس کے صغیرہ ہونے میں اختلاف ہے۔ درمختار میں ہے۔

عَلَى الْفَوْرِ فِى الْعَامِ الْاَوَّلِ عِنْدَ الثَّانِىْ فَيَفْسِقُ وَ تردبتاخيره

پہلے سال ہی فوراً حج کرنا واجب ہے دوسرے سال فاسق ہوجائے مگر اصل

اَیْ سِنِیْنَ لِاَنَّ تَاْخِیْرَہٗ صَغِیْرَۃٌ وَبِارْتِکَابِہٖ مَرَّۃً لَا یَفْسِقُ اِلَّا بِالْاِصْرَارِ (درمختار)

(مفتی اعظم / مفتی اعظم کیوں)

مسئلہ اس طرح ہے کہ حج کی تاخیر گناہ صغیرہ ہے اور صغیرہ کا ایک مرتبہ ارتکاب کرنے سے فسق لازم نہیں آتا البتہ اس پر اصرار اور بار بار کرنے سے وہ صغیرہ بھی کبیرہ بن جائیگا۔

شامی میں ہے۔

فَیَکُوْنَ التَّاخِیْرُ مَکْرُوْھًا تَحْرِیْمًا لَا حَرَامًا لِاَنَّ الْحُرْمَۃَ لَایَثْبُتُ اِلَّا بِقَطْعِیٍّ

(فتاوی شامی ج۳ ص٤٥٤ کتاب الحج دارلکتب العلمیہ بیروت بحوالہ مفتی اعظم کیوں)

کیونکہ حج کی تاخیر مکروہ تحریمی ہے حرام نہیں ہے کیونکہ حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہوتی ہے۔

الختصر فوٹو کھینچوانا حرام ہی ہوگا تو تاخیر ہی اھون بلیتین (دونوں مصیبتوں میں سے آسان مصیبت) ہے نہ کہ فوٹو کھینچوانا کیونکہ حج کے لیے فوٹو بہرصورت حرام ہی ہوگا۔

(۳) حق العبد اور حق اللہ دونوں کی رعایت متعذر ہونے کی صورت میں حق العبد کی رعایت کو ترجیح حاصل ہوگی لہٰذا جب احیائے حق جھوٹ پر موقوف ہو تو جھوٹ نہ بولنے میں حق العبد فوت ہوگا اور جھوٹ بولنے میں حق اللہ فوت ہوگا اور ایسی کوئی صورت نہیں کہ دونوں حقوق کی رعایت ہو سکے لہٰذا حق العبد کی رعایت کو مقدم رکھ کر جھوٹ بولنے کی رخصت دی جائے گی۔

صورت متنازعہ فیہ (جس صورت میں جھگڑا اور مسئلہ شروع ہے) حج نہ کرنے سے حق اللہ فوت ہوگا اور فوٹو کھینچوانے سے بھی حق اللہ فوت ہوگا اور حق اللہ میں نہی کی رعایت امر پر ترجیح رکھتی ہے لہٰذا یہ قیاس قیاس مع الفارق ہے بلکہ صورت متنازعہ (جس مسئلہ میں ہماری بحث ہے) میں جب واجب الادا نہیں تو حج کو مؤخر کرنے سے حق اللہ فوت ہی نہیں ہوگا البتہ قریب مرگ اپنی طرف سے حج کے لیے وصیّت نہ کرے گا تو حق اللہ فوت ہوگا

(رسالہ مفتی اعظم ہند/ مفتی اعظم کیوں؟ بادنی تغیر)

الختصر حج فرض کے لیے بھی فوٹو (تصویریں) کھینچوانے کی قطعاً اجازت نہیں۔

حج نفل اور عمرہ کے لیے فوٹو بنوانے کا حکم شرعی

جب حج فرض کے لیے فوٹو بنوانا حرام ہے تو نفل حج میں اور عمرہ کے لیے فوٹو کے بنوانے میں رخصت اور اجازت کیسے ہوسکتی ہے بدرجہ اولیٰ یہاں بھی حرام ہی ہوگا۔

فَاِنْ اَصَبْتُ فَمِنْ رَّبِّیْ وَلَہُ الْحَمْدُ وَاِنْ خَطَأْتُ فَمِنِّیْ وَمِنَ الشَّیْطَانِ وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ بَرِیْئَانِ جَلَّ وَعَلَا وَ ﷺ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ

اگر میں مصیب ہوں (مراد یہ کہ میں نے ٹھیک کہا) تو پھر یہ میرے پروردگار جل جلالہ کی طرف سے ہے اور اگر میں خطاء کار ہوں تو پھر یہ میرا قصور اور شیطان کا وسوسہ ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ اور اس کا محبوب

رسول ﷺ دونوں اس سے بری ذمہ ہیں

اللہ تعالیٰ بڑی شان والا اور بلند مرتبہ ہے

رسول گرامی ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت

اور سلام اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ علم

رکھتا ہے۔

رسالہ تمت بالخیر الحمدللہ علی تمام والصلوٰۃ

والسلام خیر الانام وعلیٰ آلہٖ الاطہار واصحابہ الاخیار

اسفل العباد احقر الناس العبد الضعیف

(المفتی) غلام محمد بندیالوی شرقپوری

خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ بندیال شریف

خادم دار الافتاء مدینۃ العلوم

جامعہ نبویہ شرقپور شریف روڈ سکیاں سٹاپ